



مجمع العلوم الاسلاميه
Majma Ul Uloom Al-Islamia

مجمع العلوم الاسلاميه

Majma Ul Uloom Al-Islamia

اکابر کی مزاج فہمی اور عصری دعوتی تقاضوں کی روشنی میں کیا جانے والا ناگزیر اقدام

تعارف



مقاصد



اهداف



تحریر و ترتیب

مفتی فیصل احمد
مفتی عبدالمنعم فائز
مولانا عمر فاروق راشد
مولانا نفیس الحق ثاقب

نظر ثانی: حضرت مفتی محمد مسد صاحب

ناظم اعلیٰ مجمع العلوم الاسلامیہ

شعبہ نشر و اشاعت: مجمع العلوم الاسلامیہ

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
اغراض و مقاصد	03	فنڈ ریزنگ اور مالیات کا نظام بہتر بنانا	34
سوال سے جواب تک	04	مدارس کے تعلقات عامہ	34
1..... شمع فروزاں	06	4..... باب درخشاں	35
نصابی اضافات (CURRICULAM ADD-ONS)	06	تعلیمی مینجمنٹ میں بہتری کے اقدامات	35
تدریسی اصلاحات (TEACHING ADD-ONS)	16	1 تلخیص (SUMMARIZING)	35
ہم نصابی اضافات (CO-CURRICULUM ADD-ONS)	19	2 تسہیل (SIMPLIFICATION)	35
2..... ماہ تاباں	21	3 تغیر (ALTERATION)	35
درس نظامی کی نئی اسکیم	21	4 تبدیلی (MODIFICATION)	35
شعبہ معہد الرشید العربی (نئی اسکیم کے تحت)	24	اسباق کی بہتری کے اقدامات	36
انفرادیت (DISTINCTIVENESS)	25	1 ہرن کی تلخیص	36
3..... فصل بہاراں	30	2 نقشے، چارٹ اور گراف	36
ہماری کون تعلیمی اور انتظامی مشکلات کا ازالہ ہو سکے گا؟	30	3 باب کے اختتام پر معروضی سوالات	36
مطلوبہ معیار کے طلبہ کے ملنے میں مشکلات	31	4 عملی تحقیق کروانا	36
نصاب تعلیم کی مشکلات	31	5 فیلڈوزٹس	36
امتحانات کا جمع ہو جانا	31	6 گیٹ اسپیکر سیشنز	36
تنظیم اوقات کی مشکلات	31	مسائل میں تبدیلی کا سبب بننے والے عوامل اور نصاب پر اثر	37
طلبہ کی تعطیلات میں واضح کمی بلکہ بسا اوقات محرومی	32	گلوبلائزیشن اور فقہ المعاملات	40
مدرسہ کا اہتمام اور نظام بہتر بنانا	33	حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ کا تبدیلی نصاب کے متعلق اصول	41
ادارتی ڈھانچے میں بہتری	33	مجمع العلوم الاسلامیہ کے فضلاء کی معاشرے میں کھپت	42
ہیومن ریسورس مینجمنٹ پر توجہ دینا	33	مجمع العلوم الاسلامیہ، پاکستان - ایک نظر میں	44

اغراض و مقاصد

انصرام اور امتحانات میں باقاعدگی، ایک جہتی اور ہم آہنگی پیدا کرنا۔

6 • جدید عصری تقاضوں کے مطابق تعلیمات اسلامیہ کی ترویج و نشر و اشاعت اور اہم موضوعات پر مستند اور تحقیقی کتابیں تالیف و تصنیف کرانا۔

7 • دینی تعلیم اور دینی مدارس کے بارے میں معاشرے میں پائی جانے والی غلط فہمیاں دور کرنے اور ان کا منج بہتر بنانے کے لیے ذرائع ابلاغ پر ویڈیوز، پوسٹس اور گرافکس پوسٹس کی شکل میں بھرپور میڈیا کمپین چلانا۔

8 • مدارس دینیہ و جامعات کو اپنا تحفظ یقینی بنانے کے لیے قانونی پیچیدگیوں کو سمجھنے اور قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کی رہنمائی دینا۔

9 • مدارس دینیہ و جامعات کے تحفظ و ترقی اور معیارِ تعلیم کو بلند کرنے کے لیے بھرپور کوشش کرنا۔

10 • ملحقہ مدارس و جامعات کے معلمین اور معلمات (Male and Female Teachers) کے لیے تربیتی نشستوں (Teacher Training Courses) کا اہتمام کرنا۔

11 • ملحقہ مدارس و جامعات کو منظم کرنا اور ان کے درمیان باہمی اتحاد و اتفاق پیدا کرنا۔

12 • ملحقہ مدارس کی لیڈرشپ، مینجمنٹ، فائننس، ایچ آر اور پروفیشنلزم کو بہتر بنانے کے لیے تربیتی کورسز منعقد کرنا۔

13 • دینی مدارس کے علماء و طلبہ میں ریاست کے حقوق کا شعور پیدا کرنا اور نظام کی اصلاح اور مقتدر حلقوں سے وابستہ بااختیار افراد کو بھرپور دینی رہنمائی دینے کی صلاحیت اور قرآن و سنت میں بیان کیے گئے آداب کی رعایت کرتے ہوئے خیر خواہی اور اعتدال کے ساتھ دعوت دینے کا جذبہ پیدا کرنا۔

”مجمع العلوم الاسلامیہ، پاکستان“ ایک ایسا تعلیمی بورڈ ہے جو دینی و عصری تعلیم کے تلازم پر یقین رکھتا ہے۔ مجمع العلوم الاسلامیہ کا برعلمائے کرام کے ان خوابوں کی تعبیر ہے جو انہوں نے دینی و عصری تعلیم کے امتزاج سے متعلق دیکھے تھے۔ اس کا مقصد قرآن و سنت اور علوم اسلامیہ کے ایسے مستند اور ذی استعداد علماء تیار کرنا ہے جو ان علوم کی روایتی تعلیم و تدریس میں مہارت رکھتے ہوں، نیز ایسے رجال کار تیار کرنا ہے جو زندگی کے مختلف شعبوں میں دین کا پیغام لے کر جائیں اور نظام کی اصلاح کریں۔ مجمع العلوم الاسلامیہ کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

1 • ملحقہ جامعات و مدارس عربیہ کے جملہ درجات بشمول تخصصات کے لیے دینی و عصری علوم و فنون پر مشتمل جامع نصابِ تعلیم مرتب کرنا اور امتحانات میں کامیاب طلبہ و طالبات کو اسناد (سرٹیفکیٹس) جاری کرنا۔

2 • دینی و عصری علوم سے آراستہ ایسی لیڈرشپ تیار کرنا جو عصر حاضر کے چیلنجز سے نبرد آزما ہو سکے اور دین اسلام کی بالا دستی اور فروغ کے لیے ہر اول دستے کا کردار ادا کر سکے۔

3 • مروجہ نصابِ تعلیم میں جدید دینی تقاضوں اور عصری چیلنجز کے مطابق مناسب و موزوں تبدیلیاں کرنا۔

4 • دعوت دین کے لیے بین الاقوامی زبانیں سکھانا اور جدید اسالیب و دعوت کی تعلیم و تربیت دینا

5 • وہ مدارس و جامعات جو ”مجمع العلوم الاسلامیہ پاکستان“ سے الحاق کریں، ان میں نصابِ تعلیم، نظامِ تعلیم، انتظام و

سوال سے جواب تک

”کاش یہ روایت اور ان فنون کے استادوں کا تسلسل باقی رہتا تو منقولات اور معقولات ایک ساتھ چلتے، یوں یہ مدارس نہ صرف علماء اور مسلمانوں بلکہ پوری دنیا کے ماہرین فن کی تمنائوں کا مرکز ہوتے۔“

(ماہنامہ الفرقان، جلد: 75، شماره: 7، جولائی 2007ء، صفحہ: 27)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اگر ہمارے متقدمین اپنے زمانے کی ضروریات کے پیش نظر فارسی زبان کو اپنا سکتے ہیں، یونانی منطق و فلسفہ اور ریاضی کی تعلیم کو نصاب کا ایک بڑا جزو بنا سکتے ہیں تو ان کا اتباع آج اس میں نہیں کہ ہم اس وقت بھی وہی منسوخ شدہ سکے لے کر بازاروں میں پھریں بلکہ وقت کی ضرورت کے مطابق انگریزی زبان اور فنون جدیدہ کو پڑھنا پڑھانا وہی درجہ رکھے گا جو اس زمانے میں فارسی زبان اور یونانی فلسفہ کا تھا۔ اگر آج اس حقیقت کو سمجھ کر ہمارے علماء فارسی زبان کی جگہ انگریزی کو اور یونانی فلسفہ کی جگہ جدید سائنس اور فلسفہ کو دیدیں تو اس میں نہ علوم دینیہ کی تعلیم میں کوئی غلط تصرف ہے اور نہ ہی یہ اسوہء اسلاف سے مختلف ہے۔“

(طلبہ علم دین سے خطاب، شائع کردہ: ادارہ اسلامیات)

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی رائے گرامی ہے:

”مدارس کے نصاب تعلیم کی تجدید و ترمیم و اصلاح کی ضرورت ہے۔ اس لیے نہیں کہ وہ اپنے زمانے میں کافی نہ تھا یا صحیح استعداد پیدا کرنے سے قاصر تھا بلکہ مزید علوم جدیدہ یا معلومات عامہ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ وقت کے تقاضے بدل گئے،

اگے بڑھنے سے قبل
ہم اس اہم سوال
کا جواب جاننے کی کوشش کرتے ہیں
کہ مجمع العلوم الاسلامیہ کے
نام سے نیا بورڈ بنانے کی ضرورت
کیوں پیش آئی؟ وہ کیا مجبوریاں
تھیں جن کی وجہ سے
نیا بورڈ بنانا ناگزیر تھا؟



درس نظامی: کل اور آج

درس نظامی بارہویں صدی ہجری کے مشہور عالم مولا نظام الدین سہالوی کا مرتب کردہ وہ نصاب ہے، جس میں 20 علوم و فنون کی تقریباً سو سو کتابیں پڑھائی جاتی تھیں جن میں صرف، نحو، معانی، بلاغت، ادب و انشاء، منطق، فلسفہ، ہیئت، کلام، مناظرہ، فقہ، اصول فقہ، تفسیر، حدیث، الحساب، کیمیا، طب وغیرہ شامل ہیں۔

1857ء میں برصغیر پر انگریزوں کے ہمہ جہت اور ہمہ گیر قبضے کے بعد یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کو تحنسل کے فرض بتانے والا بھی نہ بچے گا۔ علمائے کرام نے حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے درس نظامی کی تدریس شروع کر دی اور اس میں ان ضروری عصری علوم کو بھی برقرار رکھا، جن کو اس دور میں علوم دانش مندی کہا جاتا تھا۔ (تاریخ دارالعلوم دیوبند، سید محبوب رضوی، صفحہ: 277)

ابتدا میں دارالعلوم دیوبند کے نصاب میں ریاضی، ہیئت، فلکیات، الجبراء، مساحت، اقلیدس، طبیعیات، کیمیا، طبعی جغرافیہ، حیولوجی اور علم النبات شامل رہے۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ موضوعات نصاب سے خارج ہوتے چلے گئے اور یوں درس نظامی کا نصاب محدود ہوتا چلا گیا۔

مولانا نور الحسن راشد کا نڈھلوی کے الفاظ میں:



نصاب میں مفید اور جدید اصلاحات کر کے بعض ایسے ناگزیر علوم و فنون کو شامل درس کیا گیا ہے، جو پہلے اس نصاب کا حصہ نہیں تھے۔

جامعۃ الرشید میں درسِ نظامی

جامعۃ الرشید میں ابتدائی درجات سے لے کر دورہ حدیث تک درسِ نظامی کی تمام کتابیں داخلِ درس ہیں، تاہم جامعۃ الرشید میں نصاب، نظام اور طریقِ تعلیم میں بعض اہم اور ضروری اضافات، اقدامات اور اصلاحات نافذ کی گئیں، جو انتہائی مفید اور بار آور ثابت ہوئیں۔ یہ اصلاحات نصابی، انتظامی، تربیتی اور اصلاحی حوالے سے کی گئی ہیں۔ ان کا مقصد طالب علم کو علومِ دینیہ کا پختہ، وسیع معلومات رکھنے والا، نظم و نسق کا حامل عالم بنانا ہے، تاکہ وہ علم کے ساتھ ساتھ عمل کے زیور سے بھی آراستہ ہو اور نہ صرف اپنی زندگی شریعت کے مطابق گزارے بلکہ دوسروں کے لیے بھی ایک نمونہ اور رہنما بن جائے۔

طبیعتوں کے سانچے بدل گئے، اذواق و افکار میں فرق آ گیا، عبارتی دقت اور موٹو گائیوں کے لیے مزاجوں میں صلاحیت نہیں رہی۔“ (میری علمی و مطالعاتی زندگی، مولانا عبدالقیوم حقانی)

بہر حال مروجہ نصاب کا دورانیہ آٹھ سال ہے۔ ان آٹھ سالوں میں صرف، نحو، معانی، بلاغت، ادب، منطق، فلسفہ، کلام، فقہ، اصولِ فقہ، تفسیر، حدیث اور اصولِ حدیث کی تقریباً 60 کتابیں اس وقت اکثر مدارس میں داخلِ نصاب ہیں۔

بنیاد کا پتھر

الحمد للہ! مجمع العلوم الاسلامیہ پاکستان کو جامعۃ الرشید کراچی کا 20 سالہ تعلیمی تجربہ دستیاب ہے۔ ان سالوں میں جامعۃ الرشید نے درسِ نظامی میں کئی نصابی، تدریسی اور ہم نصابی اضافات کیے، جن کی افادیت اور اثرات و ثمرات معاشرے پر روز روشن کی طرح آشکارا ہو چکے ہیں۔ ان اضافات کے ذریعے درسِ نظامی کے

شمع فروزاں



درسِ نظامی میں اضافات (Add-ons)

مجمع العلوم الاسلامیہ جس کی بنیاد جامعۃ الرشید کے 20 سالہ مختلف النوع تدریسی، انتظامی اور پیشہ ورانہ تجربات پر رکھی گئی ہے، کے نصابِ درسِ نظامی میں درج ذیل تین قسم کے اضافات کیے گئے ہیں:

◀ نصابی اضافات (Curriculum Add-ons)

◀ تدریسی اضافات (Teaching Add-ons)

◀ ہم نصابی اضافات (Co Curriculum Add-ons)

نصابی اضافات (Curriculum Add-ons)



ہمارے ہاں رائج درسِ نظامی کی تمام کتب کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل علوم و فنون پر مشتمل کتابوں کو شامل نصاب کیا گیا:

ہے۔ علومِ نبویہ کے طالب علم کے لیے سیرتِ طیبہ سے واقفیت لازمی ہے۔

جامعۃ الرشید میں سیرت کے مختلف ادوار کی تدریس داخل نصاب ہے۔ اس میں نقشوں اور تصاویر کی مدد سے طلبہ کو اہم مقامات یاد کرائے جاتے ہیں۔ جغرافیائی واقفیت کی وجہ سے واقعات کو بصیرت سے سمجھنا آسان ہو جاتا ہے، نیز اساتذہ کرام کی رہنمائی میں عصری تطبیقات کا مزاج بھی پیدا کیا جاتا ہے، تاکہ اسوہ حسنہ سے صحیح معنی میں استفادہ کیا جاسکے۔



سیرت الرسول ﷺ

اسلامی تاریخ کے ماتھے کا جھومر آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ ہے۔ آپ کی حیات مبارکہ میں فلاحِ انسانی کے سارے رموز، شریعت الہیہ کی ساری ہدایات، مخلوق اور خالق کے درمیان رابطے کے سارے قرینے موجود ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت کے بغیر اسلامی تاریخ، احکام، عبادات اور معاملات ناقص اور نامکمل ہیں۔ علمِ شریعت کے لیے آپ کی سیرت ایک اساسی حیثیت رکھتی

درسی نظامی میں اضافات

Add-ons in Dars-e-Nizami



غیر نصابی اضافات
Extra-Curricular Add-ons

تدریسی اصلاحات
Teaching Add-ons

نصابی اضافات
Curriculum Add-ons

نصابی اضافات

Curriculum Add-ons



1 سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم +9 جغرافیہ

2 تاریخ اسلام +10 فلکیات

3 حاضر العالم الاسلامی +11 تصوف

4 الغز والفکری +12 کمپیوٹر

5 عربی زبان +13 جدید معیشت و تجارت

6 انگلش +14 ملکی و بین الاقوامی قوانین اور معاہدات

7 چائنیز +15 تقابل ادیان

8 ٹرکش زبان +16 حفظ احادیث

کی ناکامی اور کامیابی کے اسباب کو پہچاننا دین کے ہر طالب علم کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر آج کے عالم اسلام کے سیاسی، معاشی، معاشرتی، جغرافیائی اور نظریاتی حالات پر مشتمل موضوعات نصاب کا حصہ ہیں۔

الغزو والفکری

اُمّتِ مسلمہ کو جس طرح عسکری میدانوں میں جنگ کا سامنا ہے، اس سے زیادہ شدت اور ہمہ گیری کے ساتھ انہیں الغزو والفکری یعنی فکری جنگ کا بھی سامنا ہے اور اثر انگیزی کے لحاظ سے یہ نظریاتی جنگ، عسکری جنگ سے کہیں زیادہ نقصان دہ ثابت ہو رہی ہے۔ دشمنانِ اسلام کی طرف سے مسلط کی گئی اس نظریاتی جنگ کے 4 مراحل ہیں:

- ① صلیبی جنگیں
- ② استعمار یعنی نوآبادیاتی نظام
- ③ استشراق یعنی مشرق کو شکست سے دوچار کرنے کے لیے مغرب کا اسلامی زبان، تاریخ، عقائد، تہذیب، ثقافت اور ادب کا مطالعہ کرنا
- ④ تنصیر یعنی عیسائی بنانا۔

نظریاتی جنگ کے ان تمام مراحل سے دشمنانِ اسلام، اُمّتِ مسلمہ اور اسلام کے خلاف مختلف اہداف حاصل کرتے ہیں، جن میں اسلام کی شکل بگاڑ کر پیش کرنا، مغرب تک اسلام کی رسائی کو روکنا، تاریخِ اسلام میں رد و بدل کرنا، مسلمانوں کو دیوار سے لگانا، مستقبل کے بارے میں مایوسی پھیلانا، اُمّت کی بزرگ ہستیوں کا تشخص بگاڑنا اور اسلام کے اصل مآخذ میں شکوک و شبہات پیدا کرنا شامل ہیں۔

اس مضمون کی اہمیت اور دشمنانِ اسلام کی جانب سے مسلط کی گئی نظریاتی جنگ کی چالوں اور ان کے لیے دفاعی اقدامات کی

تاریخ کے مختلف اہم ادوار کو شامل درس کیا گیا ہے، تاکہ اسلام کے زریں ادوار، عظیم انقلابات اور تبدیلیاں، تاریخ کے نشیب و فراز اور مسلمانوں کے عروج و زوال کی داستان اور اس کے اسباب سے طالب علم کو قریبی واقفیت حاصل ہو سکے۔ یہ ایک رہنما کے لیے فرض کا درجہ رکھتا ہے کہ وہ اپنے ماضی کو اچھی طرح جانے اور اس میں پیش آمدہ اسباق کو اپنے مستقبل کے لیے مشعلِ راہ بنائے۔ خلفائے اربعہ کا زریں دور، اس کے بعد اسلامی سلطنتوں کے کارنامے اور فتوحات اور ان اعلیٰ اخلاقی اور انسانی اقدار کے نمونے اور انسانیت پر اسلام کا عظیم احسان وہ چیزیں ہیں، جن سے خود مسلمانوں کو بہت کم واقفیت ہے۔ ان سے واقف ہوئے بغیر اسلام اور اسلامی تاریخ پر معاندین کے گمراہ کن اعتراضات کا جواب نہیں دیا جاسکتا، نہ ہی آئندہ نسلوں کو اسلام کے محسن انسانیت مذہب ہونے پر مکمل طور پر مطمئن کیا جاسکتا ہے۔

حاضر العالم الاسلامی

اُمّتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے کام کرنے والے، اس کے لیے فکر کرنے والے اور دل میں اس کا درد رکھنے والے نوجوان طلبہ کے لیے حاضر العالم الاسلامی یعنی عالم اسلام کے تازہ ترین حالات سے واقفیت بے حد ضروری ہے۔ آج دنیا کے نقشے پر موجود 58 اسلامی ممالک سامراجی سازشوں کی زد میں ہیں اور انہیں دشمنانِ اسلام کی طرف سے مختلف مشکلات و مصائب اور کٹھن حالات کا سامنا ہے۔ عالم اسلام کے ان حالات کا جاننا اور ان خطوں میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہی لازمی امر ہے۔ عالم اسلام کے مختلف ممالک میں نفاذِ اسلام، غلبہِ اسلام اور انقلاب کے نام سے کوششیں ہو رہی ہیں، ان کوششوں کو جاننا، ان

مشرق وسطیٰ کے ممالک سے بعد کا باعث بھی ہے، نیز اس کی وجہ سے طلبہ عربی مجلات اور جرائد سے استفادے سے بھی محروم رہتے ہیں۔ طلبہ میں یہ خصوصی ذوق پیدا کرنے کے لیے درس نظامی اردو کے ساتھ ساتھ عربی درس نظامی یعنی معہد الرشید العربی کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں تمام اسباق عربی زبان میں ہوتے ہیں۔ معہد کے طلبہ آپس میں اور اساتذہ دیگر طلبہ کے ساتھ عربی میں بات کرتے ہیں۔ معہد کا نظام اگرچہ مجموعی طور پر عمومی نظامتِ تعلیم کے ماتحت ہے لیکن طلبہ کی تعلیم اور امتحانات وغیرہ میں معہد کا اپنا الگ نظام بھی ہے، جہاں اعلانات، قواعد و ضوابط، امتحانی نتائج اور طلبہ کے کوائف سب عربی میں لکھے جاتے ہیں۔

معہد کا نصاب درس نظامی کے وفاق سے منظور شدہ نصاب کے علاوہ تاریخ، جغرافیہ، حاضر العالم الاسلامی اور الغزوالفکری پر مشتمل ہے،



جبکہ ایک گھنٹہ انگریزی کا ہے۔ معہد کا پہلا سال تمہیدی کا ہے، جس میں عربی زبان کی خصوصی عملی مشق کرائی جاتی ہے جس میں داخلے کی بنیادی شرط میٹرک پاس ہونا ہے۔ پہلے سال میں عربی بول چال پر زیادہ زور دیا جاتا ہے، اسی سال میں تعبیر (Comprehension) اظہار مافی الضمیر (Self-Expression) اور عربی انشاء (Creative Writing) پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

لازمی اور شرعی ذمہ داری کے باعث جامعہ الرشید میں الغزوالفکری کو شامل نصاب کیا گیا ہے، تاکہ معاندین اسلام کی طرف سے مسلط اس نظریاتی جنگ کا مقابلہ کیا جاسکے، جو مختلف معاشرتی و سماجی سرگرمیوں اور فلاحی ورفاہی کاموں کے لبادے میں کی جا رہی ہے اور اصلاحِ نفس، اسلام اور ایمان کی دعوت، اعمالِ صالحہ کی ترغیب، مسجد، مدرسہ اور اسکول کے باہمی ربط، جائز وسائل و ذرائع کے استعمال، نفاذِ شریعت کے لیے عوام کی ذہن سازی، سیاسی سوجھ بوجھ کے حصول، تجارتی و معاشی وسائل پر مضبوط گرفت، سائنس و ٹیکنالوجی میں مہارت اور رفاہی کاموں کے دائرہ کار میں توسیع پر مشتمل اقدامات کے ذریعے اس جنگ اور اس پر مرتب ہونے والے منفی اثرات کا سدباب کیا جاسکے۔

فکری جنگ کے دس ابواب بہت اہم ہیں:

- 1 میڈیا
- 2 فقہتھ جزیشن آف وار فیئر
- 3 این جی اوزیاریا ہی ادارے
- 4 تعلیمی اسکا لرشپس
- 5 گلوبلائزیشن
- 6 نیورلڈ آرڈر
- 7 نصاب تعلیم میں مداخلت
- 8 ملٹی نیشنل کمپنیز اور اقتصادیات پر قبضہ
- 9 عالمی ادارے
- 10 عالمی معاہدے اور قوانین



چند بڑے مدارس کے سوا عام طور پر درس نظامی پڑھنے والے طلبہ عربی تقریر و تحریر میں کمزوری کا شکار رہتے ہیں۔ یہ کمزوری نہ صرف یہ کہ درس نظامی میں کمزور استعداد کا بڑا سبب ہے بلکہ

انگریزی زبان

درس نظامی میں انگریزی لازمی کر دی گئی ہے، جس کے کئی

مقاصد ہیں:

◀ آج کل دشمنانِ اسلام کے جتنے بھی ہتھکنڈے اور عزائم ہیں، ان سے باخبر رہنا عالمِ دین کے لیے نہایت ضروری ہے، اس سے واقفیت آج کے دور میں انگریزی زبان جانے کے بغیر بہت ہی مشکل ہے، اور یہ مشہور قول ہے: من تعلم لغة قوم آمن شرهم: جس نے کسی قوم کی زبان سیکھ لی، وہ ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اس لیے دنیا سے باخبر رہنے، دین کی حفاظت اور دشمنانِ دین کے ارادوں سے واقفیت اور ان کے توڑ کے لیے انگریزی ایک ضرورت ہے۔ اس بنیاد پر ہر درجہ تعلیم میں انگریزی کو لازم کر دیا گیا ہے۔

◀ انگریزی لازم کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں سے فارغ شدہ طلبہ آئندہ چل کر عصری تقاضوں کے پیش نظر انگریزی زبان میں تحریر و بیان پر قادر ہوں اور جہاں کسی وعظ و تقریر کی ضرورت پڑے تو بلا جھجک بیان کر سکیں۔ یورپ اور دیگر ممالک کے اسلامی سینئرز سے بارہا ایسے علماء کے تقاضے آتے رہتے ہیں جو انگریزی سے واقف ہوں اور وہاں کے عوام کو اسلامی تعلیمات سے مکافہ آگاہ کر سکیں۔ بیرون ممالک میں پابندیوں اور اسلام کی شمع کی روشنی کو ختم کرنے کی کوشش کے باوجود اسلام بہت تیزی سے پھیل رہا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ دینِ حنیف میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان نو مسلموں کی رہنمائی اور تربیت کے لیے ایسے علماء کی شدید ضرورت ہے جو بین الاقوامی زبانوں پر عبور رکھتے ہوں، ورنہ یہ نو مسلم کم علم اور ناپختہ یا ملحدانہ سوچ کے حامل انگریزی دانوں کے ہتھے چڑھ جائیں گے اور صحیح اسلامی تعلیمات کے نور سے محروم رہیں گے۔

◀ آج ملکی اداروں اور شعبوں میں فساد اور بگاڑ کی ایک

بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ ادارے اور شعبے علماء کی رہنمائی سے محروم ہیں اور یہاں علماء کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ جبکہ نظام کا حصہ بنے بغیر اصلاح ناممکن ہے، لہذا مخلص اور دین کا درد رکھنے والے علمائے کرام کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ یہ شرعی ذمہ داری بھی ان پر عائد ہے کہ وہ ملکی اداروں اور شعبوں کی اصلاح و بہتری کے لیے نہ صرف فکر مند ہوں بلکہ عملی طور پر کردار ادا کریں۔ آج کے ماحول اور حالات کے پیش نظر انگریزی زبان و تعلیم اور مطلوبہ ڈگریوں کے بغیر ان اداروں تک رسائی نہایت مشکل ہے۔ لہذا اس شرعی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ضرورت کی بنا پر انگریزی زبان سے واقفیت لازم ہے۔

چینی زبان

دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی مادری زبان چینی ہے۔ جسے 1.3 ارب افراد بولتے ہیں اور یہ اقوام متحدہ کی چھ آفیشل زبانوں میں سے ایک ہے۔ پاکستان اور چین کے تعلقات شروع دن سے بہت مضبوط اور گہرے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ تعلقات مزید پائیدار بھی ہوتے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر سپیک کی وجہ سے تعلقات کی مضبوطی میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ چینیوں کی پاکستان آمد اور پاکستانیوں کی چین روانگی اب ایک معمول کی بات بن چکی ہے۔ اس سے جہاں پاکستان کے لیے ترقی کی راہیں کھل رہی ہیں، وہیں یہ خطرہ بھی ہے کہ اگر ہمارا دعوتی نظام مضبوط نہ ہو تو ایک بالادست قوم سے متاثر ہو کر ہمارے مسلمان بھائیوں کے دین و ایمان کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور دعوتی نظام کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لیے چینی زبان سیکھنا ناگزیر ہے، تاکہ مسلمان ان سے متاثر ہونے کے بجائے چینی باشندوں کو اسلام کے درست پیغام سے آشنا کرنے اور اسلام کے بارے میں ان کے شکوک و

معلوم ہو، ان کی سرحدات کے بارے میں انہیں علم ہو، ان کے اندرونی، بیرونی مسائل و مشکلات سے آگاہ ہوں، تاکہ وہ علیٰ وجہ البصیرۃ عالم اسلام کے بارے میں سوچ سکیں، ان سے رابطے میں رہیں اور ضرورت پڑنے پر ان کے کام آئیں۔ پھر یہی نہیں، بلکہ جغرافیہ کا علم قرآن مجید، ارض القرآن، ارض الحدیث، تاریخ اسلام وغیرہ مضامین کو سمجھنے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے جامعۃ الرشید کے نصاب میں جغرافیہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

فلکیات

تخریج اوقات نماز، تخریج سمت قبلہ اور رویت ہلال وغیرہ جیسے اہم مسائل جو نماز اور روزے سے متعلق ہیں، ان کا جاننا ایک عالم دین اور مفتی کے لیے ضروری ہے، تاکہ وہ نمازوں کے صحیح اوقات، طلوع وغروب کا وقت اور مساجد کی سمت قبلہ کا صحیح تعین کر سکے۔ علماء کی فن فلکیات سے ناواقفیت کی وجہ سے کچھ پروفیسر حضرات نمازوں کے نقشہ جات مرتب کرتے ہیں اور رمضان میں اوقات سحر و افطار کی تخریج کرتے ہیں، لیکن شرعی احکام سے ناواقفیت کی وجہ سے اکثر اوقات بے احتیاطی اور غلطی ہو جاتی ہے، جس سے عام عوام میں تشویش پھیلتی ہے، لہذا آج کے طلبہ کے لیے فنی و فقہی باریکیوں سے واقفیت اہم ہے۔

حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ اس فن کے امام تھے۔ ان کی طرز پر جامعۃ الرشید میں فلکیات کی تدریس اور عملی مشق کا خاص اہتمام ہوتا ہے، چنانچہ یہاں سے فلکیات پڑھنے والے اوسط استعداد کے طلبہ اوقات صلوٰۃ، قبلہ کے تعین اور رویت ہلال کی دقیق بحثوں سے واقف اور عملاً نقشہ نماز بنانے اور قبلہ کے تعین کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اس فن کا شنور دنیا کے کسی بھی خطے میں نمازوں کا صحیح وقت بتا سکتا ہے اور قبلہ کی سمت کا صحیح تعین کر سکتا ہے۔

شبہات دور کرنے اور انہیں اسلام میں داخل کرنے کے لیے موثر کردار ادا کر سکیں۔ ویسے بھی دنیا کا تیزی سے ترقی کرتا ہوا ملک چین ہے، جس کی معاشی ترقی نے امریکا و یورپ کو حیران و پریشان کر دیا ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ مستقبل کے سپر پاور چین کی زبان سیکھنا دنیا بھر کی مجبوری بن چکا ہے۔ دنیا کے ہر ترقی یافتہ ملک میں چینی زبان سکھانے کے ادارے فعال ہو چکے ہیں۔ چینی زبان کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اور دعوتی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے جامعۃ الرشید نے چینی زبان کو بھی ایک اختیاری عالمی زبان کے طور پر نصاب میں شامل کیا ہے۔

ترکی زبان

ترکی اور برصغیر کے مسلمانوں کا رشتہ صدیوں پرانا ہے۔ ترکی میں اسلام پسندی کی لہر تیزی سے پھیل رہی ہے۔ مگر وہاں ٹھیٹھ دینی تعلیم کے حامل علماء اور اداروں کی کمی ہے۔ اس لیے دین و شریعت کے ماہر علمائے کرام کی ضرورت ترکی میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ترکی دنیا میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے، پاکستان اور ترکی کے تعلقات نہایت دوستانہ ہیں۔ پاکستان اور ترکی کے عوام ایک دوسرے سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔ ان تمام ضروریات کے پیش نظر ایسے علمائے کرام کی ضرورت ہے جو ترکی زبان سے واقف ہوں۔ اسے بھی ایک اختیاری عالمی زبان کے طور پر نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

جغرافیہ

جغرافیہ کی اہمیت موجودہ دور میں ناقابل انکار ہے۔ خصوصاً علماء کے لیے جغرافیہ اس لیے اہم ہے کہ علماء عالم اسلام کے رہبر ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ پوری دنیا خاص طور پر عالم اسلام کو محل وقوع کے اعتبار سے جانیں۔ اہم اسلامی ممالک کا محل وقوع ان کو

تصوف

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

فَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۚ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا یعنی باہر

ہو اوہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا، تزکیہ کے اصل معنی باطنی پاک کی کے ہیں، مراد یہ ہے کہ جس نے اللہ کی اطاعت کر کے اپنے

ظاہر و باطن کو پاک کر لیا، اور محروم ہو اوہ شخص جس نے اپنے نفس کو گناہوں کی دلدل میں دھنسا دیا۔

(سورہ شمس، آیت: 9 پارہ: 30) خود آنحضرت ﷺ کی

بعثت کے مقاصد میں تزکیہ نفس کا ذکر قرآن مجید میں

مذکور ہے۔ اسی وجہ سے فقہاء نے بھی اس کو فرض لکھا

ہے۔ عہد صحابہ میں صحابہ کرام آپ ﷺ کی مجالس

سے اپنی اصلاح کرواتے تھے اور نور ایمان سے

اپنے دل کو منور کرتے تھے، اس کے بعد صوفیا کی

مستقل جماعتیں پیدا ہوئیں، جنہوں نے تزکیہ کا کام کیا۔ اسی

ضرورت کے پیش نظر جامعۃ الرشید میں طلبہ کو تصوف اور اصلاح

نفس کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ اصلاحی مجلس، مجلس ذکر، اقامت

صلوٰۃ کے نظام، ایام بیض کے روزوں اور تہجد کا ادارتی سطح پر نظم

موجود ہے۔ نیز ٹیکنالوجی کے منفی استعمال سے بچنے کے لیے جدید

سافٹ ویئر کے ذریعے خود احتسابی کے تجربات اور کوششیں بھی

کی گئیں، تاکہ غیر شعوری طور پر منکرات میں ملوث ہونے کے

امکانات کم سے کم ہو جائیں۔ اسی طرح کسی تہج سنت شیخ سے

بیعت ہونے کی بھی حوصلہ افزائی، بلکہ تاکید کی جاتی ہے۔

کمپیوٹر

جامعۃ الرشید میں کمپیوٹر کی تعلیم کو نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔

تخصص فی الفقہ والافتاء، تخصص فی فقہ المعاملات المالیہ، کلیتہ

الفنون، کلیتہ الدعوة، کلیتہ الشریعہ اور میٹرک کے طلبہ کے علاوہ درس نظامی اور معہد کے طلبہ کے لیے بھی کمپیوٹر کی تعلیم نصاب میں شامل ہے۔ کمپیوٹر کی اہمیت و افادیت آج بلا شک و شبہ مسلم ہے۔ جو کام پہلے گھنٹوں میں ہوتا تھا، اب کمپیوٹر کی بدولت چند منٹوں میں ہو سکتا ہے۔ ایسی سہولتوں سے علمی خدمات میں استفادہ دوسرے امور میں ان کے استعمال سے زیادہ اہم ہے۔



جدید معیشت و تجارت

جدید دور میں معاشیات کا میدان حیرت انگیز تبدیلیوں سے

گزر رہا ہے۔ جدید معیشت و تجارت کا طریقہ کار اور اس کی

اصطلاحات یکسر بدل چکی ہیں۔ اس لیے فقہ اسلامی کی قدیم کتب

میں مذکور طریقے اور اصطلاحات کو آج کی مارکیٹ پر منطبق کرنا

مشکل ہوتا ہے۔ اسی طرح بہت سی اصطلاحات بالکل نئی پیدا ہو گئی

ہیں، جن کا کتب فقہ میں کوئی ذکر ہی نہیں۔ اس ضرورت کو پورا

کرنے کے لیے جامعۃ الرشید کے نصاب میں جدید معیشت و

تجارت کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔ مختلف اداروں کے وزٹس، تعلیمی

دورے اور گیسٹ اسپیکر سیشن اسی مقصد کے لیے منعقد کیے جاتے

ہیں کہ ہمارے طلبہ کرام درس نظامی کے دوران جدید معیشت و

تجارت سے مکاحقہ آگاہ ہو سکیں۔

ملکی و بین الاقوامی قوانین و معاہدات

ساری دنیا بین الاقوامی معاہدات کے حصار میں ہے اور جنگ و امن کے ساتھ ساتھ حقوق انسانی اور سولائزیشن کے حوالے سے بھی بیسیوں معاہدات نے پوری دنیا پر حکمرانی کا سکہ جمارکھا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں حکومتوں کی حکمرانی کم اور معاہدات کی حکمرانی زیادہ ہے۔ یہ صورت حال مسلم ممالک کے لیے نہایت پریشان کن اور توجہ طلب ہے کہ ان معاہدات کی زد میں ان کے عقائد و احکام اور تہذیب و ثقافت بھی متاثر ہو رہے ہیں، مگر انہیں اس حوالے سے شنوائی کا کوئی فورم میسر نہیں ہے۔ ملکی و بین الاقوامی قوانین و معاہدات سے آگہی کے بغیر جاری کیے جانے والے فتاویٰ موثر نہیں ہوتے، اور قائم کی گئی رائے مقبول اور دیرپا نہیں ہوتی۔ اسی ضرورت کے پیش نظر جامعۃ الرشید کے طلبہ کو ملکی و بین الاقوامی قوانین و معاہدات پڑھائے جاتے ہیں۔

تقابل ادیان

ادیان و مذاہب کا مطالعہ بڑا دلچسپ موضوع ہے۔ اس سے ہمیں بڑی عبرتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اس وقت دنیا میں بے شمار آسمانی و غیر آسمانی مذاہب پائے جاتے ہیں، جن کی اپنی اپنی تہذیب و ثقافت اور زندگی گزارنے کے لیے تعلیمات ہیں، لیکن اسلامی تعلیمات ان تمام مذاہب کی تعلیمات سے زیادہ معتدل، روشن اور عدل و انصاف کے تقاضوں پر پورا اترنے والی ہیں۔ بنیادی طور پر مذاہب کی دو قسمیں ہیں:

① سامی مذاہب

② غیر سامی مذاہب

سامی مذاہب میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام داخل ہیں، جبکہ غیر سامی مذاہب میں ہندومت، بدھ مت، جین مت،

زرتشت، کنفیوشس اور سکھ مت شامل ہیں۔

اس موضوع کو شامل نصاب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے بنیادی عقائد، عبادات اور رسومات وغیرہ کا ناقدانہ اور عادلانہ جائزہ لینا اور تجزیہ کرنا کہ حق و باطل میں تمیز کی جاسکے، جس سے مذاہب کی خوبیاں اور خامیاں ظاہر ہوں تاکہ دین اسلام کی دعوت کا حقدہ دی جاسکے۔

حفظ احادیث

احادیث یاد کرنا ایک مبارک عمل ہے، ایک عالم کے لیے وعظ و تقریر اور دعوت کو مستند و موثر بنانے کے لیے احادیث یاد کرنا ویسے بھی ناگزیر ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر جامعۃ الرشید میں طلبہ احادیث بھی حفظ کرتے ہیں۔ احادیث یاد کرنا ایک ایسا مبارک عمل ہے جو حضور اکرم ﷺ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ احکام کے استنباط کے لیے بھی احادیث ناگزیر ہیں۔ صحابہ کرام احادیث یاد کرتے اور ان کے بعد عالم اسلام میں ہر دور کے بزرگ احادیث کو اہتمام سے یاد کیا کرتے تھے۔ علمی رسوخ اور پختگی کے لیے احادیث یاد کرنا ناگزیر ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر طلبہ میں حفظ حدیث کے مسابقتے کروائے جاتے ہیں، انہیں احادیث یاد کرنے پر انعامات سے نوازا جاتا ہے، مختلف احادیث کے مجموعے انہیں حفظ کروائے جاتے ہیں۔

ایک وضاحت

یہاں یہ اہم وضاحت پیش نظر رہے کہ مذکورہ بالا اصلاحات و ترمیمات درسِ نظامی کے تمام درجات میں لازم نہیں کی گئیں بلکہ ان کو مختلف درجات میں ایک خاص شیڈول کے ساتھ تقسیم کر دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے طلبہ اپنی نصابی سرگرمیوں کو متاثر کیے بغیر ان اضافی مضامین کو پڑھ اور سمجھ لیتے ہیں۔

تدریسی اصلاحات

Teaching Add-ons



فریقوں کا نظام + 1

صرف ونحو کا خاص اہتمام + 2

صرف ونحو کی اضافی کتب + 3

صرف ونحو کا اجراء + 4

عملی مشق کا اہتمام + 5

امتحانات کا جداگانہ طرز + 6

تدریس کے لئے جدید امدادی اشیاء کا لزوم + 7

تدریس اصلاحات Teaching Add-ons



الگ اور ممتاز ہے۔ صرف ونحو میں ہر سبق کے لیے تین گھنٹے مختص ہیں، جس میں زیادہ تر وقت مشق و تمرین پر لگایا جاتا ہے اور متعدد فریقوں کا نظام بھی اسی اہتمام کے پیش نظر ہے۔ الحمد للہ! اس وقت پاکستان بھر میں جامعہ الرشید کو صرف ونحو کی تدریس میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔

صرف ونحو میں اضافی کتب

درس نظامی کے مروجہ نصاب میں شامل صرف ونحو کی کتابوں کے ساتھ جامعہ الرشید میں مزید مفید کتابوں (مثلاً: دروس الصرف، دروس انحو وغیرہ) کا اضافہ کیا گیا ہے، تاکہ طلبہ صرف روایتی کتابوں پر انحصار نہ کریں، کیونکہ عام طور پر مدارس میں صرف ونحو ایک ہی نچ پر پڑھائی جاتی ہیں۔ نحو تو فقط بطرز ابن حاجب پڑھائی جاتی ہے۔ متنوع کتابوں سے واقفیت کا فائدہ یہ ہے کہ صرف ونحو میں وسعت اور گہرائی حاصل ہوتی ہے اور دیگر ائمہ نحو کی تحقیقات سے استفادے کا موقع ملتا ہے۔

صرف ونحو کا اجراء

صرف ونحو میں سے ہر ایک کے لیے روزانہ تین، تین گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان گھنٹوں میں اگلا سبق، گزشتہ کی دہرائی اور مشق و اجراء کا نظم قائم کیا گیا ہے۔ ہر طالب علم سے سبق سنا جاتا ہے، پہلے پڑھا ہوا دہرایا جاتا ہے اور پڑھے ہوئے اسباق کی مثالوں سے خوب مشق کرائی جاتی ہے۔ اس طرز تدریس اور خصوصی توجہ کی وجہ سے الحمد للہ! جامعہ کے اکثر ابتدائی طلبہ کی صرف ونحو میں بہترین صلاحیتیں ابھر کر سامنے آئی ہیں۔

مختصر تعداد کے فریقوں کا نظم

ابتدائی درجات، اولیٰ تا درجہ رابعہ میں متعدد فریقوں کا نظام رائج ہے۔ متعدد فریقوں کا نظام اس لیے نافذ کیا گیا ہے تاکہ ابتدائی درجات میں طلبہ کی کثرت کی وجہ سے ان کی بنیادی تعلیم میں توجہ کی کمی نہ رہے، کیونکہ جب کسی درجے میں طلبہ کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے تو استاذ کے لیے پوری درس گاہ کو کما حقہ توجہ دینا مشکل ہو جاتا ہے اور ہر ایک طالب علم کے ساتھ خصوصی محنت ممکن نہیں رہتی، خصوصی توجہ کے بغیر اسباق چلانے سے طلبہ کا انتہائی نقصان ہوتا ہے کہ وہ بنیادی درجات میں کمزوری اور ناچستگی کا شکار ہو جاتے ہیں، جس کا اثر آخر تک رہتا ہے۔ اس لیے جس درجے میں طلبہ کی تعداد زیادہ ہو، اس میں کئی فریق بنائے جاتے ہیں اور ہر فریق میں اتنے طلبہ رکھے جاتے ہیں، جن پر استاذ آسانی سے خصوصی توجہ دے سکے۔ درجہ اولیٰ میں بعض اوقات 18 فریق بھی بنائے گئے ہیں۔ فریقوں کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اساتذہ کی تعداد زیادہ رکھنا پڑتی ہے۔ اسی وجہ سے ابتدائی درجات کی معیاری تعلیم پر بہت زیادہ مصارف آتے ہیں۔ ہر فریق میں بالعموم 15 سے 20 طلبہ رکھے جاتے ہیں۔

صرف ونحو کا خاص اہتمام

علوم شرعیہ قرآن، حدیث، تفسیر، اصول تفسیر، فقہ اور اصول فقہ وغیرہ کو کما حقہ سمجھنا اور ان سے استفادہ کرنا عربی گرامر (صرف ونحو) جانے بغیر ممکن نہیں۔ اس لیے جامعہ میں صرف ونحو میں چٹنگی کا خصوصی طور پر اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان کی تدریس کا طریقہ کار

LED، انٹرنیٹ، وائٹ بورڈ، چارٹس اور گرافس وغیرہ شامل ہیں۔
 کورونا کے زمانے میں آن لائن تدریس کا کامیاب تجربہ کیا گیا اور
 اس میں درس گاہ جیسا ماحول بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔

کتب خانہ سے ربط و تعلق

گا ہے بہ گاہے بنیادی مآخذ و مصادر کی طرف رجوع کرنے
 اور ان سے استفادہ کی غرض سے طلبہ کو مطلوبہ سبق حل کرنے کے لیے
 دوران درس اساتذہ کی تشکیل پر کتب خانہ بھیجا جاتا ہے تاکہ طلبہ صرف
 مقررہ نصابی کتب تک محدود ہو کر نہ رہ جائیں، اس غرض سے مکتبہ
 رات 12 بجے تک کھلا رہتا ہے اور ہر طالب علم کو استفادے کی مکمل
 اجازت ہوتی ہے۔

مقدار خواندگی کی تعیین

اسباق کو معتدل انداز سے پڑھانا اور وقت پر ختم کرنے کے
 لیے جامعہ میں چار ماہی اور سالانہ مقدار خواندگی کے ساتھ ماہانہ مقدار
 خواندگی کا نظام بھی رائج ہے۔ تمام اسباق کی مہینوں اور ایام کے اعتبار
 سے مقدار خواندگی مقرر کی گئی ہے، تاکہ اسباق شروع سے آخر تک
 مناسب انداز سے جاری رہیں۔ اس مقصد کے لیے ہر ماہ کے تعلیمی
 ایام کا حساب کر کے اس کی مناسبت سے کتاب کے صفحات کو تقسیم کیا
 گیا ہے، اسی طرح سال بھر نہ صرف اسباق ایک مناسب مقدار سے
 جاری رہتے ہیں، بلکہ وقت مقرر پر سہولت ختم ہو جاتے ہیں۔

اگلے درجات میں منتقلی کے لیے فیصد کا تعیین

بنیادی استعداد مضبوط ہونے کی غرض سے درجہ اولیٰ میں
 اگلے درجے کے داخلے کے لیے ارشاد الصدف تقریری و تقریری امتحان
 میں سے کسی ایک اور نحو میر تقریری و تقریری امتحان میں سے کسی ایک
 میں 70 فیصد نمبر حاصل کرنا لازمی شرط ہے۔ جو طالب علم سالانہ
 امتحان میں 70 فیصد نمبر حاصل نہیں کرتا، وہ اگلے درجے میں داخلے کا
 اہل نہیں ہوتا۔

عملی تربیت و مشق کا اہتمام

جامعہ الرشید میں تعلیم کے ساتھ ساتھ روز مرہ پیش آنے
 والے مسائل کی عملی مشق کروائی جاتی ہے، جس سے طلبہ کو ان مسائل
 کے سمجھنے اور دوسروں تک عملاً پہنچانے کا طریقہ وسیلہ آ جاتا ہے، مثلاً:
 وضو، مسنون نماز اور کفن و دفن کے صحیح طریقے اور متعلقہ احکام کی عملی
 مشق کرائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جغرافیہ کی تعلیم کی مشق مختلف
 نقشوں اور گلوب کے ذریعے کروائی جاتی ہے۔ نیز فلکیات کی تعلیم میں
 مشق کا خصوصی دخل ہے، لہذا یہاں فلکیات پڑھنے والا اوسط درجے کا
 طالب علم بھی دنیا کے کسی خطے میں نمازوں کا صحیح وقت اور سمت قبلہ کا
 صحیح تعیین کر سکتا ہے۔

امتحانات کا جدا گانہ طرز

مدارس میں امتحانات بالعموم تحریری ہوتے ہیں۔ جامعہ میں
 دونوں طرح سے امتحان کا نظام ہے، تحریری بھی، تقریری بھی۔ چونکہ
 تحریری امتحان میں بسا اوقات طالب علم کی صحیح محنت اور استعداد کا پتا
 نہیں چل پاتا، جبکہ تقریری امتحان میں ممتحن طالب علم سے بالمشافہہ
 سوالات کرتا ہے جس سے اس کی استعداد کا صحیح جائزہ لیا جاسکتا ہے،
 لہذا رابعہ کے درجات تک بعض اہم کتابوں کا امتحان تقریری ہوتا ہے،
 جن کا فیصلہ تعلیمی شوریٰ کرتی ہے۔

تدریس کے لیے جدید امدادی اشیاء کا لزوم

تمام درجات میں تدریس کے لیے وائٹ بورڈ اور ملٹی میڈیا کا
 استعمال ہوتا ہے، جس کی وجہ سے نقشوں اور خلاصوں کی مدد سے مشاہداتی
 طور پر سبق سمجھنے اور سمجھانے میں آسانی ہوتی ہے۔ مؤثر تدریس کے لیے
 آڈیو وڈیو ٹول ایڈز (سمعی و بصری امدادی نظام) کی خاص سہولت موجود
 ہے۔ یہ سہولت عام طور پر خصوصی تعلیمی سلسلے کے تحت منعقد کرائے جانے
 والے مختلف علمی و تربیتی کورسوں کے لیے بہت کارآمد ہے۔ جامعہ کے
 اس جدید تعلیمی امدادی نظام میں اوور ہیڈ پروجیکٹر (8+6) فٹ،

ہم نصابی اضافات

Extra-Curricular Add-ons



بزم ادب کا لزوم + 1

خطابت + 2

مباحثوں میں شرکت کی حوصلہ افزائی + 3

تحریر و تحقیق + 4

تحریر و تحقیق کے مقابلوں میں شرکت کی حوصلہ افزائی + 5

کھیل و تفریح + 6

ان تمام اصلاحات کے ساتھ ساتھ ہر درجے میں
عصری تعلیم حاصل کرنا بھی لازمی قرار دیا گیا تھا



ہم نصابی اضافات Co-Curriculum Add-ons



جاتا ہے اور پوزیشن لینے والوں کو انعامات سے بھی نوازا جاتا ہے۔
جس کی وجہ سے الحمد للہ ہمارے طلبہ لا تعداد مقابلے جیت چکے ہیں۔

تحریر و تحقیق

لکھنے کا فن باقاعدہ طلبہ کو سکھایا جاتا ہے۔ کالم نگاری، مضمون نگاری، فیچر نگاری اور لکھنے کی دیگر اصناف کی تعلیم دی جاتی ہے، مشق کروائی جاتی ہے اور طلبہ کے درمیان مقابلے بھی کروائے جاتے ہیں۔

تحریر و تحقیق کے مقابلوں میں شرکت کی حوصلہ افزائی

تحریر و تحقیق اور مقالہ نگاری کے ملکی و غیر ملکی سطح پر ہونے والے مقابلوں میں ہمارے طلبہ شرکت کرتے ہیں اور یوں انہیں اپنی صلاحیتیں منوانے اور بہتر کرنے کے نئے میدان میسر آتے ہیں۔

کھیل و تفریح

ہمارے ہاں اسپورٹس ویک بھی منائے جاتے ہیں تاکہ طلبہ جسمانی طور پر مضبوط ہوں۔ ایک صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ ہوتا ہے۔ اس لیے طلبہ کے مابین اسپورٹس کے مقابلے کروائے جاتے ہیں۔

درسِ نظامی کے ساتھ عصری تعلیم کا لزوم

ان تمام اصلاحات کے ساتھ ساتھ ہر درجے میں عصری تعلیم کا نظم کچھ یوں ہے کہ درسِ نظامی کے پہلے درجے میں اسی طالب علم کو داخلہ دیا جاتا ہے، جس نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہو۔ اس کے بعد طلبہ کرام کے لیے بیچلرز (Bachelors) اور ماسٹرز (Masters) پروگرام ترتیب دیے گئے ہیں، تاکہ وہ درسِ نظامی کے ساتھ ساتھ بی اے اور ایم اے کی تعلیم بھی حاصل کر لیں۔ ان پروگراموں کا خاصہ یہ ہے کہ طلبہ کو خالص دینی اور روحانی تعلیمی فضا میں اچھا کیریئر رکھنے والے پروفیشنل اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔

طلبہ کی کیریئر کاؤنسلنگ

درسِ نظامی و معہد، نیز تخصصات سے فراغت کے موقع پر جب اکثر طلبہ مستقبل کے حوالے سے سخت پریشان اور فکر مند ہوتے ہیں اور فیصلہ کرنے میں بہت دشواری محسوس کرتے ہیں، جامعۃ الرشید کے طلبہ کی مناسب کیریئر کاؤنسلنگ (عملی مستقبل کے متعلق مکمل رہنمائی) بھی کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد انہیں اپنی صلاحیتوں کے مطابق مناسب میدان کا انتخاب کرنے میں رہنمائی اور تعاون فراہم کرنا ہے۔ طلبہ کے تفصیلی احوال لیے جاتے ہیں، اس کے بعد جامعہ کے سینئر اساتذہ کرام ان طلبہ کو مستقبل کے میدانوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ کیریئر کاؤنسلنگ میں ذریعہ روزگار، تعلیمی ترقی، اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے وغیرہ سے متعلق رہنمائی دی جاتی ہے۔

بزمِ ادب میں لازمی شرکت

جامعۃ الرشید میں طلبہ کے لیے بزمِ ادب میں شرکت اختیاری نہیں، بلکہ لازمی ہے۔ ہر طالب علم اس میں شریک ہونا ضروری ہے، جس میں طلبہ، خطابت، تحریر و تصنیف، مقالہ نگاری، ڈیبٹ و مباحثہ، مجلسی تقریر، نعت، تلاوت، حفظ احادیث وغیرہ کی سرگرمیوں کا حصہ بنتے ہیں۔

خطابت

عالم اپنے علم کو یا تو زبان سے پھیلا سکتا ہے یا پھر اپنے قلم سے، اس ضرورت کے پیش نظر طلبہ کو درسِ قرآن، درس حدیث، مجلسی تقریر اور عوامی خطابت وغیرہ کی تربیت دی جاتی ہے۔

مباحثوں میں شرکت کی حوصلہ افزائی

ملک بھر میں کالج و یونیورسٹیز کے طلبہ کے درمیان مقابلے ہوتے رہتے ہیں۔ جامعۃ الرشید کے طلبہ کو ان مقابلوں میں عملاً شریک کروایا

دریں نظامی کی نئی اسکیم

(New Scheme of Darse Nizami)

2018ء سے درس نظامی کی نئی اسکیم لانچ کی گئی، جس میں مذکورہ بالا چیزوں کے ساتھ مزید یہ چیزیں بھی شامل کی گئیں:



ماہِ تاباں

2



درسِ نظامی کی نئی اسکیم

2018ء میں جامعۃ الرشید میں درسِ نظامی کی نئی اسکیم (New Scheme of Darse Nizami) لانچ کی گئی، جس میں گزشتہ تعلیمی اصلاحات کے ساتھ ساتھ مزید بہت سی چیزیں بھی شامل کی گئیں۔ اس اسکیم کی تفصیل کچھ یوں ہے:

مقاصد و اہداف

- ▶ قائدانہ صلاحیت اجاگر کرنا
- ▶ طلبہ کے دلوں میں درست اور صحیح عقیدے کو واضح کرنا اور انہیں اخلاق سے مزین کرنا۔
- ▶ ملک و ملت کو مضبوط علمی استعداد کے حامل، وٹزری کمیونٹی لیڈر فراہم کرنا۔

داخلہ کی بنیادی اہلیت

- ▶ پاکستان کے کسی بھی بورڈ سے میٹرک پاس
- ▶ NTS امتحان پاس کرنا
- ▶ انٹرویو میں کامیاب ہونا
- ▶ مدرسے کے طلبہ کے لیے دینی اقدار کے مطابق علمی، عملی اور فکری نشوونما کے ساتھ ساتھ دنیا کی مروجہ زبانوں، آئی ٹی، اور دیگر عصری علوم و فنون میں مہارت کے ذریعے معاشرے میں خصوصی مقام بنانا۔

عصری تعلیم

- ▶ درسِ نظامی کے نصاب کے ساتھ ساتھ شعبہ درسِ نظامی و معہد الرشید العربی کے طلبہ کو پہلے سال ہی سے ریگولر عصری تعلیم بھی دی جاتی ہے جس کے مطابق درجہ اولیٰ و ثانویہ میں انٹر (ایف اے) / آئی کام، درجہ ثالثہ و رابعہ میں گریجویٹیشن (بی اے / بی کام) کروایا جاتا ہے جبکہ درجہ سادسہ و سابعہ میں ماسٹرز کی تکمیل کروائی جاتی ہے۔
- ▶ مدارس دینیہ کی تعلیم کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا
- ▶ مدارس دینیہ کے طلبہ کو دینی و دنیاوی تعلیم اور مثالی تربیت کے ذریعے سماجی و معاشرتی قیادت کے لیے تیار کرنا۔
- ▶ خصوصی ٹریننگ کورسز، ورکشاپس کے ذریعے طلبہ میں

مقاصد و اہداف

لینگویجز

انعقاد کیا جاتا ہے، جس میں شعبہ درس نظامی و معہد الرشید العربی کے طلبہ کی کثیر تعداد شامل ہوتی ہے نیز درجات علیا میں بین الاقوامی معیارات کے مطابق مقالہ لکھنے کے لیے ماہرین فن سے مستقل ورکشاپ بھی کروائی جاتی ہے۔ تعلیمی سال 1442-43ھ میں اب تک مختلف موضوعات پر مقالے لکھے جا چکے ہیں۔

اساتذہ کرام کے لیے تربیتی ورکشاپ

وقفاً فوقاً اساتذہ کرام کے لیے تربیتی ورکشاپس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے، تربیتی ورکشاپس کا مقصد تعلیمی مہارتوں میں اضافہ، جدید تکنیک سے واقفیت اور تعلیمی نفسیات سے بھرپور آگاہی پیدا کرنا، ان تربیتی ورکشاپس سے جہاں اساتذہ کرام کی تدریسی مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے، وہیں طلبہ کی تعلیم و تربیت میں بھی غیر معمولی ترقی نظر آتی ہے۔ ہر سال تربیتی ورکشاپ کے کم از کم 3 سیشن منعقد کیے جاتے ہیں۔

گروپ ڈسکشنز

درس نظامی و معہد الرشید العربی کے طلبہ میں نیشنل اور انٹرنیشنل کرنٹ افیئرز سے واقفیت اور قائدانہ صلاحیتیں اجاگر کرنے کے لیے ہر ہفتے گروپ ڈسکشن کی جاتی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:



درس نظامی و معہد الرشید العربی کے طلبہ کو دینی و عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ پہلے دو سالوں میں عربک، انگلش، ترکش اور چائینیز لینگویجز میں سے کسی ایک میں حسب انتخاب دو سالہ ڈپلومہ کروایا جاتا ہے۔ تعلیمی سال 2020-21ء تک اس سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد درج ذیل ہے:

206 طلبہ

انگلش لینگویج

37 طلبہ

چائینیز لینگویج

39 طلبہ

ترکش لینگویج

آئی ٹی رشرٹس کورس

جدید اسکیم میں زیر تعلیم طلبہ کو حالات حاضرہ کے پیش نظر ابتدائی لیول پر آئی ٹی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے، تعلیمی سال 2020-21ء تک 430 طلبہ آئی ٹی کے ابتدائی لیول مکمل کر چکے ہیں جس میں انہیں کمپیوٹر کا تعارف، ونڈوز انسٹالیشن، ایم ایس آفس، ان پیج کمپوزنگ و ٹائپنگ وغیرہ سکھائے جاتے ہیں۔

مقالہ نویسی

تعلیمی سال 42-1441ھ کی ابتداء میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جامعہ الرشید کے طلبہ کی تحریری صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے مقالہ نویسی سے متعلق ماہر اساتذہ کرام کے زیر نگرانی ایک Batch ترتیب دیا جائے گا جو کہ مختلف موضوعات پر مقالے تحریر کرے گا۔ اب تک متعدد طلبہ نے اس میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کی۔ یاد رہے جامعہ الرشید میں ہر سال مقالہ نویسی کے مقابلوں کا باقاعدہ

معلوماتی و تربیتی نشستوں کے موضوعات

- 1 وفاقی حکومت کا اسٹرکچر
- 2 گورننس
- 3 آئین پاکستان
- 4 تعمیر شخصیت، خود توفیری سے اپنی تکمیل تک کا سفر
- 5 سی پیک
- 6 اقوام متحدہ
- 7 زندگی کا لائحہ عمل حصہ اول، بنیادی اقدار
- 8 زندگی کا لائحہ عمل حصہ دوم، ذاتی وزن
- 9 زندگی کا لائحہ عمل حصہ سوم، ذاتی مشن
- 10 زندگی کا لائحہ عمل حصہ چہارم، مقاصد و اہداف کا تعین
- 11 زندگی کا لائحہ عمل حصہ پنجم، ایکشن پلان
- 12 طالب علم کی بنیادی مہارتیں
- 13 دنیا کا جغرافیہ
- 14 پاکستان کا جغرافیہ
- 15 چند کلیدی الفاظ، جن کا فہم زندگی بدل سکتا ہے
- 16 پاکستان کا مستقبل، کلیدی عالمی عوامل اور ہماری ذمہ داریاں
- 17 قائد کی بنیادی سماجی مہارتیں
- 18 ضبطِ غصہ (Anger Management)
- 19 ایف اے ٹی ایف (Financial Action Task Force)

شعبہ معہد الرشید العربی

(نئی اسکیم کے تحت)

عربی زبان میں بول چال اور تحریر پر عبور اور مہارت

عالم اسلام کے حالات سے آگاہی۔ الغزو الفکری اور عالم اسلام کے
سلگتے مسائل پر مشتمل مواد شامل نصاب ہے

تاریخ اسلام کی منفرد انداز میں تدریس جس کی روشنی میں
موجودہ حالات میں بہترین رہنمائی حاصل ہوتی ہے

عربی مصادر (Principle Arabic Resources) سے
استفادہ کرنے کی مشق اور صلاحیت پیدا کرنا

معلومات عامہ (General Knowledge) پر خصوصی توجہ

جدید سمعی و بصری وسائل تعلیم اور ٹی میڈیا کے ذریعے تدریس

عربی زبان کے جدید اسلوب سے ہم آہنگی کے لیے عربی کتب،
عربی میگزینز، اخبارات اور رسائل پڑھنے کی ترغیب اور اہتمام



انفرادیت Distinctiveness

دورہ حدیث کے سال بھی جاری رہی اور ان حضرات کے دورہ حدیث سے فراغت کے بعد والے سال دارالعلوم کراچی میں باقاعدہ تخصص فی الافتاء کے شعبہ کا آغاز کیا گیا۔

پھر جب حضرت والا مفتی رشید احمد رحمہ اللہ دارالعلوم کراچی سے استعفاء دے کر ناظم آباد آگئے تو رمضان 1383ھ میں دارالافتاء والارشاد کی بنیاد رکھی۔ چونکہ حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ صرف ”افتاء“ ہی نہیں ”ارشاد“ (روحانی تربیت) بھی سکھاتے تھے، اسی لیے صحیح تعلیم و تربیت کی خاطر آپ طلبہ کی تعداد بہت محدود رکھتے تھے۔ اب بھی بچہ اللہ اسی نچ پر کام جاری ہے اور تخصص میں طلبہ کی تعداد بہت محدود رکھی جاتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دس یا بارہ۔ اسی وجہ سے دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کے قیام کے بعد اکتالیس سال کے طویل عرصے میں یہاں سے ساڑھے تین سو کے لگ بھگ علمائے کرام نے تہ ترین افتاء اور اصلاح و تربیت کے مراحل طے کیے ہیں، جس کی سالانہ تعداد اوسطاً چھ ہوتی ہے۔ تخصص میں داخلے کے لیے درس نظامی میں شامل علوم و فنون کے علاوہ تحریر، انشاء، اردو، بیدار مغزی اور اخلاق وغیرہ کا کڑا امتحان لیا جاتا ہے۔

تخصص فی الافتاء کے ساتھ ساتھ اقتصاد اسلامی اور قضاء و تحکیم بھی پڑھائی جاتی ہے۔ اسلامی بینکاری اور قضاء و تحکیم پر دورہ جات الحمد للہ جامعۃ الرشید کی پہچان رہے ہیں۔

تخصص فی الحدیث

علوم حدیث اور متعلقہ فنون ائمہ و اکابر کی وہ تراش ہے، جسے ہر زمانے میں پوری محنت و دیانت سے سنبھال کے رکھنا، اگلی

جامعۃ الرشید اپنے قیام کے پہلے دن سے ہی ایک تجدیدی سوچ رکھتا ہے اور تدریجاً بے شمار ایسی تعلیمی اصلاحات کر رہا ہے جو اسے دیگر مدارس سے ممتاز کرتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے درس نظامی سے قبل، درس نظامی کے دوران اور درس نظامی کے بعد متعدد تبدیلیاں اور اصلاحات کی گئیں۔ الحمد للہ ان تمام اصلاحات کو اکابر علمائے کرام نے سراہا اور دنیائے ان کی افادیت کو تسلیم کیا۔ ذیل میں ان کی مختصر تفصیل پیش خدمت ہے:

دینی و عصری تعلیم کا امتزاج

دینی و عصری تعلیم کو ایک ساتھ پڑھانا اور دونوں کی تعلیم کو لازم قرار دینا، جامعۃ الرشید کا امتیازی وصف رہا ہے۔ اس کی تفصیلات گزشتہ صفحات پر گزر چکی ہیں۔

تخصص فی الافتاء

اس شعبے میں تخصص جامعہ کی ممتاز ترین خصوصیات میں سے ہے اور یہ سلسلہ تقریباً نصف صدی ہونے کو ہے کہ شان دار انداز سے جاری اور اہل علم میں معروف و مقبول ہے۔ جامعۃ الرشید کے مؤسس مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ کا افتاء و ارشاد دونوں میں بہت اونچا مقام تھا اور آپ کی حیثیت اکابر کے ہاں مسلم تھی۔ چنانچہ آپ نے مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ کے دونوں صاحبزادوں حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم اور حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کو درجہ سابعہ میں مشقی سوالات دے کر افتاء کی مشق شروع کروادی تھی، جو

ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔ ہمارے فضلاء کرام وطن عزیز میں حلال کے فروغ کے لیے بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔

تخصّص فی الانجلیزیہ

انگریزی زبان اور علماء و داعیان کے لیے اس کی ناگزیریت سے متعلق مختصراً پیچھے ذکر کر دیا گیا ہے۔ آج کے دور کی زندہ اور ناقابل انکار حقیقت یہ ہے کہ کوئی خطیب ابلاغ کا عمل موثر انداز میں انجام نہیں دے سکتا جب تک کہ اسے اردو کے ثقیل الفاظ کا انگریزی متبادل معلوم نہ ہو، اسی طرح کوئی مفتی بھی انگریزی کے ذخیل الفاظ کا درست استعمال جانے بغیر کسی بزنس مین کا پوچھا گیا مسئلہ صحیح سمجھ نہیں سکتا، نہ ہی اسے آسانی سے جواب سمجھا سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عوام علمائے کرام کے بیانات کی بہ نسبت ڈاکٹر، پروفیسر اور اسکا لرز حضرات کے دروس قرآن کے اسلوب کو اپنے آپ سے اور اپنے ذہن سے زیادہ قریب پاتے ہیں اور خطباء و مفتی حضرات کی زبان کو ثقیل اور مشکل گردانتے ہیں۔

اس کورس میں گرامر، کنورسیشن، ٹرانسلیشن اور ٹیکسٹ کو اس انداز میں شامل کیا گیا ہے کہ تمام شرکاء آسانی اور بخوبی، روانی کے ساتھ انگلش لکھنے، پڑھنے، بولنے اور سننے اور ترجمے پر عبور حاصل کر لیں۔ یہ تمام شرکاء کورس کی تکمیل کے بعد مدارس میں تدریس کے ساتھ انگلش زبان کی تعلیم کے مشن کو آگے بڑھا سکتے ہیں نیز ابلاغیات کے میدان میں بہترین خدمات انجام دے سکتے ہیں۔

تخصّص فی فقہ المعاملات المالیه العلوم الاداریہ

موجودہ عالمگیریت کے تناظر میں جس شعبے میں سب سے زیادہ اور تیز رفتاری سے انقلاب اور پیچیدگی آرہی ہے، وہ تجارت و معیشت اور مالیات کا شعبہ ہے۔ اس شعبے کے دین کو زندہ رکھنے کے لیے اجتہادی قابلیت کی ضرورت ہے۔ روایتی دینی تعلیم اس

نسلوں کو ذمہ داری سے سپرد کرنا، نیز اس تین ہر زمانے کے معترضین کو مسکت جوابات دینا اہل حق کی ذمہ داری ہے۔ محدثین کی ان تھک محنتوں کے باوجود آج بھی ایسے بے شمار لوگ موجود ہیں جو دور کی کوڑیاں لاکر حدیث کو متنازعہ بنا نا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف عصر حاضر کے چند اہل علم نے علم حدیث پر محنت کی اور احادیث کی صحت و ضعف سے متعلق فیصلہ کن رائے قائم کرنے کی کوشش کی، مگر اس رائے میں تعصب مذہبی اور فکری بے راہ روی نے جا بجا گل کاریاں کی ہیں۔ ایسی صورت حال میں جب ایک عام عالم دین کا واسطہ حدیث کی صحت اور ضعف سے پڑتا ہے تو اس کے لیے یہ فرن عموماً اجنبی ہوتا ہے۔ ایسے میں ضرورت تھی کہ علم حدیث پر مزید توجہ دی جائے۔ جامعۃ الرشید نے الحمد للہ اس میں میدان بھی قدم رکھا۔ اس تخصّص کے آغاز سے پہلے برصغیر میں رائج نصاب کا بھی جائزہ لیا گیا اور پھر عالم عرب میں جاری کوششوں سے بھی استفادہ کیا گیا۔

تخصّص فی فقہ الاحلال

درس نظامی کے فضلاء کے لیے حلال معیارات، نوڈ کیسٹری، اجزائے ترکیبی کی پہچان اور حلال ٹریننگ و آڈٹ کی تعلیم پر مشتمل ایک سالہ کل وقتی کورس ہے۔ کھانے، پینے، پہننے، لگانے، کامپلکس، ادویات وغیرہ سے متعلق چیزوں کا حلال و حرام ہونا کسی بھی مسلمان کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اس مقصد کے لیے یہ شعبہ قائم کیا گیا ہے، جو نہ صرف وطن عزیز بلکہ دنیا بھر میں اپنی نوعیت کا پہلا تخصّص ہے۔

تخصّص فی فقہ الاحلال کا مقصد وطن عزیز سے حرام کے خاتمے اور حلال کے فروغ کی کوششوں کو تیز کرنا ہے۔

الحمد للہ! تخصّص فی فقہ الاحلال کی طرف سے حلال کے ملکی و بین الاقوامی معیارات کے ترجمے کے ساتھ ساتھ نوڈ کیسٹری کا

تحفیف القرآن میں عصری تعلیم

عموماً قرآن مجید حفظ کرنے والے بچوں کو 24 گھنٹے ایک ہی مصروفیت یعنی حفظ قرآن میں مشغول رکھا جاتا ہے۔ اس کا ایک نقصان تو یہ ہوتا ہے کہ صبح سے رات تک ایک ہی قسم کی تعلیم و مصروفیت سے اکتا ہٹ پیدا ہوتی ہے، جس سے کارکردگی پر بہت منفی اثر پڑتا ہے اور دوسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ تین چار سال بعد ایک بچہ جب قرآن مجید حفظ کر کے فارغ ہوتا ہے تو وہ اپنے ہم عمر بچوں سے اسکول کی تعلیم میں کافی پیچھے رہ جاتا ہے۔ اس مشکل کا حل کرنے کے لیے تحفیف القرآن جامعۃ الرشید نے صبح سے ظہر تک حفظ قرآن، ظہر تا عصر عصری تعلیم کو لازم کیا ہے، تاکہ ہر بچہ حفظ کے ساتھ ساتھ اسکول کی ایک کلاس بھی ہر سال پڑھ لے۔ یوں وہ حفظ قرآن کے بعد نہ اپنے ہم عمر بچوں سے پیچھے ہوگا، نہ ہی اس کی عصری تعلیم پر گرفت اور استعداد میں کوئی کمی آئے گی۔

کلیۃ الدرعوۃ

ایک عالم فطری طور پر داعی ہوتا ہے یا مدرّس۔ جامعۃ الرشید نے نئے فارغ التحصیل علمائے کرام کو دعوت کے میدان میں مطلوب اعلیٰ اور معیاری صفات سے آراستہ کرنے کے لیے ایک جامع تربیتی کورس متعارف کروایا ہے، جس کے نصاب میں اصول دعوت، جن میں داعی کی صفات، مدعو کی نفسیات، دعوت کا اسلوب اور مؤثر دعوت کے تقاضوں سے روشناس کروانے کے علاوہ عملی مشق بھی شامل ہے۔ بطور خاص اصول دعوت کی تدریس و مشق اور درس قرآن کی تیاری کی تربیت کی وجہ سے ہی اس کورس کا نام تحفیف فی الدرعوۃ رکھا گیا ہے۔ اس تحفیف کے نصاب میں سیرت الرسول ﷺ کو بھی اہمیت کے ساتھ شامل کیا گیا ہے، کیونکہ ایک داعی کے لیے سیرت الرسول ﷺ سے آگہی بنیادی

قابل بنانے سے قاصر ہے کہ ایک مفتی، عالم اور داعی تجارت و معیشت سے متعلقہ نئے مسائل کا صحیح ترین جواب دے سکے، اس لیے ایک ایسے تخصص کی ضرورت ہے جو نئے فضلا کو بزنس انجیکیشن اور معاملات مالیہ کی جامع اسپیشلائزیشن کروا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر عصرہ دراز تک اس فکر میں رہے کہ دینی مدارس کے نصاب میں فقہ المعاملات کو خصوصی اہمیت دی جائے اور عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق علماء و مفتیان کی کھیپ تیار کی جائے۔ اسی فکر کو عملی جامہ پہنانے کے لیے جامعۃ الرشید نے اپنے سلسلہ تخصصات میں ایک اور منفرّد تخصص کا اضافہ کرتے ہوئے فقہ المعاملات المالیه والعلوم الاداریہ کی بنیاد رکھی۔ اس تخصص میں خاتمۃ المحققین علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ کی کتاب سے ابواب المعاملات، مالی معاملات کے اصول و قواعد، مسائل کی تہذیب و ترتیب اور حفظ و ضبط کے لیے مجملہ الاحکام العدلیہ اور اس کی شرح، فقہ مقارن سے واقفیت کے لیے بدایۃ الجتہد، نیز مسائل کی عصری تطبیق کے لیے ایم بی اے ربی الیس فائننس نصاب کے اہم عناصر ہیں۔

تخصص فی اللغۃ العربیۃ

عام طور پر درس نظامی پڑھنے والے طلبہ عربی تقریر و تحریر سے واقف نہیں ہوتے۔ درس نظامی پڑھے ہوئے طلبہ کی عربی استعداد بہتر بنانے کے لیے تخصص فی اللغۃ العربیۃ شروع کیا گیا ہے۔ اس میں تمام اسباق عربی زبان میں ہوتے ہیں۔ طلبہ پر ہر وقت عربی زبان بولنا لازم ہوتا ہے تاکہ وہ ایک سال میں بہترین عربی بولنے کی صلاحیت پیدا کر لیں۔ اس ایک سالہ تخصص میں طلبہ کو عربی بولنے چال کے ساتھ ساتھ عربی ادب، تعبیر (Comprehension) اظہار مافی الضمیر (Self-Expression) اور عربی انشاء (Creative Writing) بھی پڑھائی جاتی ہے۔

حیثیت رکھتی ہے۔

قدم اٹھایا ہے، وہ کلیۃ الشریعہ کے کامیاب تجربے کی صورت میں کامیابی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ اس شعبے میں اعلیٰ کارکردگی کے حامل یونیورسٹی گریجویٹس اور پوسٹ گریجویٹس کو علوم شریعہ پر مبنی چار سالہ کورس کروایا جاتا ہے۔ کلیۃ الشریعہ کا اجراء 2003ء بمطابق 1424ھ میں کیا گیا۔ الحمد للہ! کلیۃ الشریعہ کے اہداف کے حصول کا ارتقائی سفر جاری ہے۔

تدریب للمعلمین

تدریس ایک فن اور اس سے بڑھ کر عظیم ترین ذمہ داری ہے۔ ماضی میں فضلاء کرام کو باقاعدہ تدریس کا فن سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی، تاہم عصر حاضر ایک مدرس و معلم کی بہترین تربیت کا شدید متقاضی ہے، چنانچہ علمائے کرام کو تدریس کی تربیت دینے اور پختہ مدرس بنانے کے لیے جامعۃ الرشید نے اس شعبہ کا آغاز کیا۔ نئے فارغ التحصیل علمائے کرام کو صرف، نحو، عربی زبان و ادب پر عبور کے ساتھ ساتھ تدریس کے نئے طریقے بھی سکھائے جاتے ہیں۔ شرکاکو تدریس میں مہارت پیدا کرنے اور تعلیم و تربیت کے معیاری رویوں سے روشناس کروانے کے لیے اصول تدریس کی تعلیم دی جاتی ہے، جو دنیا بھر میں ایجوکیشنل سائنس کے حوالے سے اب تک ہونے والی پیش رفت سے ماخوذ ہیں۔ ان میں سبق کی تیاری، اسباق کی سالانہ، ماہانہ اور یومیہ منصوبہ بندی، آلات تعلیم کا موزوں استعمال، کمرہ جماعت کا نظم و نسق، طلبہ کی نفسیات، باڈی لینگویج کا موثر استعمال، پرچہ جات بنانے اور جوابات چیک کرنے کے اصول کے علاوہ طلبہ کے مزاج اور عادت کو سمجھتے ہوئے ان کی اخلاقی تربیت کی مشق بھی کروائی جاتی ہے۔ جامعۃ الرشید کے اساتذہ نے تدریب للمعلمین کے نام سے اپنا کورس تیار کیا ہے جو اس حوالے سے دنیا بھر میں کیے گئے کام کا معیاری خلاصہ اور بہترین منتخب مواد قرار دیا جاسکتا ہے۔

علاوہ ازیں تاریخ اسلامی بھی پڑھائی جاتی ہے، جس میں خلفائے اربعہ کا زریں دور، ان کے بعد اسلامی سلطنتوں کے کارنامے اور فتوحات اور ان اعلیٰ اخلاقی اور انسانی اقدار کے نمونے اور انسانیت پر اسلام کا عظیم احسان وغیرہ شامل ہیں۔ ان سے واقف ہوئے بغیر اسلام اور اسلامی تاریخ پر معاندین کے گمراہ کن اعتراضات کا جواب دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی آئندہ نسلوں کو اسلام کے محسن انسانیت مذہب ہونے پر مکمل طور پر مطمئن کیا جاسکتا ہے۔ ان سب موضوعات کے ساتھ ساتھ الغزوالفکری اور حاضر العالم الاسلامی اور جغرافیہ بھی نصاب میں شامل ہے۔ نیز کار دعوت کی باسانی انجام دہی کے لیے انگریزی و عربی بول چال اور کمپیوٹر کے مختلف کورسز بھی سکھائے جاتے ہیں۔

تخصّص فی القراءات والتجوید

قرآن پاک کی بہتر تدریس سے متعلق یہ دونوں تخصصات ملک بھر کے کثیر الانواع کورسوں و تخصصات میں منفرد و ممتاز ترین حیثیت رکھتی ہیں۔ تجربات اور اس سے حاصل شدہ ثمرات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ حفاظ علماء کرام سال بھر تربیت حاصل کرنے کے بعد تدریس قرآن، عوامی درس قرآن اور تدریس کتب کے میدان میں بہترین خطوط پر کام کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ ایک سالہ تخصّص کی تکمیل کے بعد فضلاء مسجد میں امامت، مدرسے کی تدریس و نظامت کی ذمہ داریوں کو بہتر طور پر سرانجام دے سکتے ہیں۔

کلیۃ الشریعہ

جامعۃ الرشید نے اپنی انقلابی تحریک دینی و عصری علوم و فنون کے حسین و ناگزیر امتزاج کے ضمن میں آج تک جو سب سے موثر

عربی اور انگریزی۔

اگر کوئی طالب علم ان دو زبانوں پر اپنے تعلیمی سفر کے آغاز میں ہی عبور حاصل کر لے تو اس کے لیے بہت سے مرحلے آسان ہو جاتے ہیں۔ حفظ قرآن مکمل کرنے والا طالب علم عمر کے اس حصے میں ہوتا ہے جس وقت اس میں سیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت بہت عمدہ ہوتی ہے۔ زندگی کے اس اہم موڑ پر وہ عربی اور انگریزی زبان بہت آسانی سے سیکھ سکتا ہے۔ اس لیے حفاظ طلبہ کے لیے عربی اور انگلش لیگنوج پروگرام پر مشتمل 5 سالہ حفاظ کورسز کا نظام شروع کیا گیا ہے۔ ان کورسز کے تحت عربی کورس، انگلش کورس، بہترین عصری تعلیم اور زبردست دینی تعلیم ایک ساتھ یقینی بنائی جاتی ہے۔ اس میں طلبہ کے پاس آپشن موجود ہے کہ وہ پہلے عربی سیکھیں یا انگلش سیکھیں۔ یہ آپشن طلبہ کی اپنی تعلیمی منصوبہ بندی کے لیے دیا گیا ہے تاکہ انہیں آئندہ تعلیم جاری رکھنے میں ضروری بنیاد اور آسانی فراہم ہو۔



الاحسان کورسز

پروفیشنلز جو کسی کمپنی میں کام کر رہے ہیں، اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں یا اپنا بزنس کر رہے ہیں اور اپنی مصروف زندگی سے سال بھر فارغ نہیں کر سکتے، انہیں دین کی تعلیم دینے کے لیے ”الاحسان کورسز“ کے نام سے تعلیم بالغاں کے کورسز شروع کیے گئے۔ اسی طرح عصری تعلیم یافتہ افراد اگر اتنی فرصت نہیں رکھتے کہ 8 سالہ درس نظامی پڑھ سکیں مگر وہ قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر اور اس سے وابستہ علوم کو مستند علمائے کرام سے پڑھنا اور سیکھنا چاہتے ہیں تو جامعۃ الرشید کا یہ کورس ایسے افراد کے لیے ہے۔ الحمد للہ! ساہا سال کے تجربات کے بعد الاحسان کورسز کراچی بڑی کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ کراچی میں اب تک تین کیمپس بن چکے ہیں، ڈیفنس، محمد علی سوسائٹی اور احسن آباد۔

ٹچر ٹریننگ کورس میں تربیت دینے والے بعض اساتذہ جو جامعہ کے مختلف درجات میں اسباق پڑھاتے ہیں، اس امر کا اہتمام کرتے ہیں کہ ان شرکا کو سبق تیار کروا کر ساتھ درس گاہ میں لے جائیں اور مبرکے طور پر موقع دیں کہ وہ پچھم خود دیکھ سکیں کہ سبق کس طرح پڑھایا جا رہا ہے؟ اس طرح مشاہدے و جائزے کے ذریعے انہیں اپنے تجربے میں اضافے کا موقع ملتا ہے۔



کلیۃ الفنون والصحافتہ

اپنی نوعیت کا یہ منفرد تخصص فضلاء کرام کو دور حاضر میں برپا فکر و نظر کے عظیم معرکے میں قلم و زبان کے دھنی بنانے کے لیے شروع کیا گیا۔ اسی کورس نے قوم کو اخبار سے لے کر الیکٹرانک میڈیا تک کے قابل و پر جوش نوجوان عطا کیے۔

یہ کورس نوجوان فضلاء کو ایک طرف مضمون نگاری اور قلم کے ذریعے اظہار مافی الضمیر کی تربیت دینے کا مشن سنبھالے ہوئے ہے تو دوسری جانب الیکٹرانک جرنلزم میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے ملٹی میڈیا، کمپیوٹر کورسز، ڈیزائننگ، ویڈیو ایڈیٹنگ وغیرہ بھی اس کورس کا حصہ ہیں۔

علاوہ ازیں یہ کورس علمائے کرام کو مالی طور پر مستحکم کرنے کی بھی کوشش ہے، تاکہ علمائے کرام مدارس و مساجد میں درس و تدریس کے ساتھ ساتھ مالی مشکلات سے بھی بخوبی نمٹ سکیں۔ اس کے ساتھ ان فنون پر عبور حاصل کر کے کوئی بھی فاضل معاشرے میں موثر مقام حاصل کر سکتا ہے۔



حفاظ کورسز

کسی بھی عالم دین کو علمی پختگی اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے دو زبانوں پر عبور حاصل ہونا ضروری ہے:

فصل بہاراں



نئے بورڈ سے ہماری کن تعلیمی اور انتظامی مشکلات کا ازالہ ہو سکے گا؟

ان دونوں کی کماحقہ رکھوالی کرنا بھی ہمارا اولین فریضہ تھا۔ ہم چاہتے تھے کہ ایسا تعلیمی ماحول دے سکیں جس کی بدولت طلبہ کی قابلیت، استعداد اور نتائج اتنے اعلیٰ ہوں کہ وہ نہ درس نظامی کی وجہ سے عصریات میں پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی عصریات کی وجہ سے درس نظامی میں کمزوری آسکے۔

تھکائے والی کامیابیاں اور توانائیوں کا ضیاع

الحمد للہ جامعہ کے طلبہ کے نتائج اور فضلاء کی معاشرے میں خدمات و پذیرائی اس بات کی کافی دلیل ہے کہ ہم نے دونوں نظاموں کے ثمرات کو حاصل کرنے میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ کامیابی اس سے کئی گنا زیادہ اور معیاری ہو سکتی تھی لیکن متعدد مشکلات کی وجہ سے ہم کامیابی کی چوٹی تک پہنچنے سے قاصر رہے۔ نیز ہماری کامیابی کی رفتار بھی کم تھی اور ہماری بہت سی توانائیاں انتظامی الجھنیں حل کرنے میں صرف ہو رہی تھیں۔

اکابر کی دینی و عصری تعلیم اور مہارتوں کو ملا کر رجال کار پیدا کرنے کی خواہش اور کاوشیں تاریخ کا حصہ ہیں، لیکن متعدد وجوہ سے وہ کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکیں۔ الحمد للہ جامعہ الرشیدہ اولین کاوش قرار دی جاسکتی ہے جسے معتد بہ قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔ کئی مدارس نے جامعہ کے نچ کو اپنایا اور اس کے متعدد کورسز اور تخصصات کو اپنے مدارس میں جاری کیا۔ درس نظامی میں مفید اضافات، تخصصات، کلیۃ الشریعہ اور حفاظ کورسز کو اس کی اہم مثال قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس نظام کا تجرباتی آغاز اور درپیش مشکلات

اس نئے مرکب نظام تعلیم کی باقاعدہ ابتداء 2006 سے ہوئی، جس میں ہم نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ باقاعدہ درساً عصریات کا سلسلہ شروع کیا اور درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک ایف اے اور بی اے کا نظم بنایا گیا۔

اب جبکہ دونوں نظام تعلیم کو ہم نے اپنے آنگن میں جگہ دی تو



ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

نصاب تعلیم کی مشکلات

درس نظامی کا نصاب بڑا جامع مفصل اور محنت طلب ہے، ادھر عرصیات بھی مطلوب استعداد پیدا کرنے کے لیے غیر معمولی وقت کا تقاضا کرتی ہیں۔ ظاہر ہے دونوں نصابوں کو مکمل طور پر پڑھانے کے لیے وقت نا کافی ہوتا تھا۔ اس کا حل نصاب تعلیم میں مناسب انداز میں کمی بیشی کا اختیار ہونا ہو سکتا ہے، لیکن یہ اختیار موجود نہیں تھا۔ اسی طرح نظام تعلیم میں بہتری کے لیے نصاب میں کچھ اضافات بھی ضروری ہیں، مثلاً: سیرت، الغزوالفکری، حاضر العالم الاسلامی، البلاغی اور سافٹ اسکولز کورسز۔ ظاہر ہے ان اضافات کو پورا کرنے کے لیے درس نظامی کے بعض مضامین یا کتب میں حذف و ترمیم یا تخفیف کی ناگزیر ضرورت پیش آتی ہے جس کا اختیار اپنے بورڈ کے بغیر ملنا ممکن نہ تھا۔ امید ہے کہ بورڈ بننے سے یہ مسئلہ نصاب کمیٹی کی تجاویز کی روشنی میں بڑی حد تک حل ہو سکے گا۔

امتحانات کا جمع ہو جانا

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس میں جامعہ کا دفتر تعلیمات تک گویا بے بس ہو جاتا تھا، مثلاً: 2014ء میں یونیورسٹی کے امتحانات وفاق کے امتحان کے فوراً بعد ہوئے۔ اسی طرح 2014ء میں چار ماہی امتحان کے ساتھ ہی سیکنڈ ٹائم میں کراچی یونیورسٹی کے امتحانات ہوئے۔

اس کے منفی نتائج میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ◀ طلبہ دینی محنت کر کے ذہنی تناؤ کا شکار ہو جاتے تھے۔
- ◀ بسا اوقات بیمار بھی ہو جاتے تھے۔
- ◀ اس کا لازمی اثر کسی نہ کسی درجے میں نتائج پر بھی پڑتا تھا۔

تنظیم اوقات کی مشکلات

ہمارے نظام کا مقصد فضلاء کو قوم کا رہنما بنانا ہے۔ ظاہر ہے

کامیابیوں کی رفتار بڑھانے کے لیے بورڈ ناگزیر ہے

ان الجمنوں کا حل ایک نئے بورڈ کے سوا ممکن نہ تھا۔ گزشتہ 17 سے 18 سالوں میں ہمیں نظام تعلیم کے حوالے سے ایسی متعدد مشکلات کا سامنا رہا جو ہمارے طلبہ کی یکسوئی میں خلل، ذہنی دباؤ اور اس کے نتیجے میں دونوں تعلیمی استعدادوں میں کمال کی راہ میں رکاوٹ کا باعث رہیں۔ اگر مجمع العلوم الاسلامیہ کی شکل میں ان مشکلات کا فوری حل تلاش نہ کیا جاتا تو یقیناً اکابر کے خوابوں کی تعبیر ادھوری رہتی۔

مشکلات کی تفصیل

اب ان مشکلات کی کسی قدر وضاحت کی جاتی ہے:

مطلوبہ معیار کے طلبہ کے ملنے میں مشکلات

جامعۃ الرشید میں علماء کے لیے 11 تخصصات کامیابی سے جاری ہیں۔ ان سب میں مختلف اہلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً فقہ الاحلال میں پری میڈیکل کی تعلیم مفید ہے۔ جبکہ فقہ المعاملات میں ریاضی اور کامرس کی تعلیم مفید ہوتی ہے۔ نیز ان مضامین کے ساتھ فقہی استعداد بھی مضبوط ہونا ضروری ہے۔ بسا اوقات ان دونوں تعلیمات کا حامل ملنا مشکل ہو جاتا ہے، کیونکہ اس نئے بورڈ میں دونوں تعلیموں کا حامل ہونا ضروری ہے، لہذا اس کے قیام سے اب ہمیں مطلوبہ اہلیت کے طلبہ ملنا کافی آسان ہو جائے گا۔

داخلے میں کپروماز کرنے کی وجہ سے فضلاء نے تخصصات کی تشکیلات میں مشکلات کا سامنا رہتا تھا، مثلاً: فقہ الاحلال میں داخلے کے وقت کسی ایسے ذی استعداد طالب علم کو داخلہ دیا گیا جس نے پرائیویٹ بی اے کیا ہو تو سارا سال نوڈ کیمسٹری سمجھنے میں بھی اسے دشواری ہوگی اور تشکیل کے بعد مارکیٹ میں کام کے دوران بھی بہت بااعتماد نہ ہوگا۔ اب امید ہے نئے نظام کے فضلاء میں یہ کمی نہ



رہنما بننے کے لیے قرآن و حدیث کی مستند معلومات، فقہی استعداد اور اکابر سے والہانہ لگاؤ کے علاوہ دنیا کے حالات پر نظر، ابلاغی صلاحیت، اہم زبانوں پر عبور اور نظمیات سے متعلق عصری مہارتیں بھی ضروری ہیں، لیکن دو تعلیمی نظاموں کی مکمل تابعداری کرتے ہوئے یہ نتائج حاصل کرنا آسان نہیں ہے، چنانچہ:

◀ جامعہ کو ہم نصابی سرگرمیوں کے لیے محدود وقت ہی دستیاب ہوتا تھا۔

مدارس کا نظم و نسق بہتر بنانا

مجمع العلوم الاسلامیہ کے قیام کا ایک اہم مقصد مدارس کے موجودہ انتظامی شعبے کو مزید منظم اور مفید بنانا ہے۔ اصل مقصد یعنی: تعلیمی استعداد پر تو ہمارے مہتممین کی توجہ رہتی ہے، لیکن نظامت و اہتمام، مالیات کا ریکارڈ، عملے کی مہارتوں میں اضافہ، عوامی خدمات اور فنڈ ریزنگ اور قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کو ثانوی درجہ دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے مدارس بہت سی مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔

- ◀ موجودہ نظام میں عام طور پر یہ خامیاں نمایاں نظر آتی ہیں:
- ◀ مدرسہ کی آمدنی کا کلی انحصار مہتمم کی محنت اور تعلقات پر ہوتا ہے
- ◀ آمدن و خرچ کو بالعموم مخفی رکھا جاتا ہے۔
- ◀ مالیات کے ریکارڈ کے لیے معروف اکاؤنٹنگ کا طریقہ کار نہیں اپنایا جاتا۔
- ◀ مدرسہ کی رجسٹریشن اور دیگر تصدیقات حاصل کرنے اور اسے قانونی طور پر مستحکم رکھنے میں کوتاہی رہتی ہے۔
- ◀ فنڈ ریزنگ کے روایتی طریقوں پر انحصار کی وجہ سے مالیاتی مسائل کا سامنا رہتا ہے۔

◀ ہم ترکی اور چینی زبانیں بھی اپنے طلبہ کو سکھاتے ہیں۔ اس کے لیے وقت نکالنا ایک چیلنج ہوتا تھا۔

◀ قراءت، نعت، تقریر، مباحثہ وغیرہ کے مسابقتی جامعہ میں بھی رکھے جاتے ہیں اور شہر میں ہونے والے مسابقتات میں بھی بھیجا جاتا ہے۔ یہ ساری کی ساری سرگرمیاں اس لگے بندھے نظام کے ساتھ چلانا نہایت مشکل تھیں۔

طلبہ کی تعطیلات میں واضح کی بلکہ بسا اوقات محرومی

صحیح مندانہ طرز زندگی کے لیے سالانہ وقفہ اور آرام پوری دنیا میں مسلم ہے۔ ہمارے اکابر نے بھی طویل سالانہ تعطیلات کو اسی لیے روارکھا ہے، لیکن امتحانی نظم میں اختیار نہ ہونے کی وجہ سے تعطیلات میں کمی کا سامنا تو ہر سال ہی درپیش رہتا تھا۔ عصری بورڈ کے امتحانات کی تاریخیں بار بار تبدیل ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے طلبہ کی ایک بڑی تعداد سالانہ تعطیلات میں جامعہ میں ہی قیام پر مجبور ہوتی تھی۔ یہ نوبت بھی پیش آ چکی ہے کہ طلبہ سارا سال تعطیلات سے محروم رہے۔ 2015ء میں ایف اے کے سالانہ امتحانات تعطیلات کے دوران آئے جس کی وجہ سے طلبہ کی تعطیلات متاثر ہوئیں۔

◀ اساتذہ کی تنخواہیں اور سہولیات کم ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے تدریس میں خلل واقع ہوتا ہے، نیز آخری عمر میں اساتذہ کے پاس گھریا دیگر سہولیات نہیں ہوتیں اور ان کے ورثاء کو کسمپرسی کی حالت میں وقت گزارنا پڑتا ہے۔

لہذا مجمع العلوم الاسلامیہ کی تاسیس کے مقاصد میں مدارس دینیہ کے درج ذیل انتظامی و غیر تعلیمی امور پر خصوصی توجہ دینا شامل ہے۔

مدرسہ کا اہتمام اور نظام بہتر بنانا

مجمع العلوم الاسلامیہ کی طرف سے اس بات کی بھرپور کوشش کی جائے گی کہ ملحقہ مدارس کے تمام قانونی تقاضے پورے کیے جائیں اور پورے رکھے جائیں، تاکہ ادارے کو کسی قسم کی قانونی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے اور وقف کے استحکام کے بعد ساری توجہ تعلیمی نتائج حاصل کرنے میں لگائی جاسکے۔

اسی طرح نظامت کو بھی بہتر بنایا جائے گا، جس کے لیے جامعۃ الرشید کے دفتر کا ماڈل تجویز کیا جائے گا۔ ہمارے یہاں تعلیمی درجات کے مستقل نگران طے کیے جاتے ہیں، جو اس درجے میں تعلیمی عمل، مقدار خواندگی، رفتار خواندگی، ممتاز طلبہ پر خصوصی محنت، تکرار و مطالعے کے اوقات میں طلبہ کے قیمتی وقت کی حفاظت، یہ نگران حضرات چار ماہی و سالانہ امتحانات میں بہترین نتائج کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

یہ سارا عمل مختلف انتظامی ٹیمیں کے ذریعے حسب ہدایت انجام پاتا ہے۔ تمام ماتحت عہدیدار یومیہ یا ہفتہ وار رپورٹنگ کے پابند ہوتے ہیں۔ ہر شعبہ کے مسؤلیں یومیہ یا ہفتہ وار مشاورت کے ذریعے بہتری کا سفر جاری رکھتے ہیں۔ جو مسائل حل طلب رہ جاتے ہیں، وہ دفتر تعلیمات کی مجلس میں پیش ہو کر حل کر لیے جاتے ہیں۔ ان تمام مرتب و منظم کوششوں کا ریکارڈ بھی رکھا جاتا ہے۔

یہ نظام اپنی انتظامی ٹیمیں اور رہنما ہدایات کے ساتھ نہ

صرف موجود ہے، بلکہ سالہا سال سے آزمودہ ہونے کی وجہ سے ایک معیاری شکل میں ڈھل چکا ہے، لہذا امید کی جاسکتی ہے کہ اس کو اپنانے سے اداروں کا نظم و نسق مثالی ہو جائے گا۔

ادارتی ڈھانچے میں بہتری

انتظامی و ادارتی ڈھانچہ کسی بھی ادارے میں کام کی رفتار کو بڑھانے کے لیے ناگزیر ہوتا ہے۔ عام طور پر مدارس میں چند عہدے تو نمایاں ہوتے ہیں لیکن مکمل ادارتی ڈھانچہ موجود نہیں ہوتا، لہذا ملحقہ اداروں کو اس حوالے سے بھی مدد دی جائے گی۔

ادارتی ڈھانچہ بننے سے کام کے ذمہ دار کا تعین ہو جاتا ہے، نیز یہ بھی پتا چل جائے گا کہ کون کس کو رپورٹ کرنے کا پابند ہے؟ اور کون کس سے براہ راست کام لے سکتا ہے؟ نیز اس کے ذریعے مختلف شعبہ جات کے مابین خط و کتابت کا طریقہ بھی طے کیا جاتا ہے تاکہ کبھی بھی کوئی مسئلہ پیش آئے تو ذمہ دار تک بات پہنچانے کا رسمی ضابطہ موجود ہو۔

امید ہے کہ ادارتی ڈھانچہ اپنے تمام تر لوازمات کے ساتھ بننے اور اس پر عمل کرنے سے غیر ضروری انتظامی سرگرمیاں اور تاخیری مشکلات سے بڑی حد تک جان چھوٹ جائے گی۔

ہیومن ریسورس مینجمنٹ پر توجہ دینا

ہیومن ریسورس مینجمنٹ کے اہم کام یہ ہوتے ہیں:

- ◀ اہل افراد کو بھرتی کرنا
- ◀ اہل اور کارآمد افراد کی ترقی کو آسان بنانا
- ◀ سست اور ناکارہ افراد کو کارآمد بنانا یا فارغ کرنا
- ◀ عملے کی مہارت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا اور تربیتی نشستوں کا اہتمام کرنا
- ◀ عملے کی سہولیات کو کارکردگی سے جوڑ کر ان میں کام کی رغبت پیدا کرنا
- ◀ عملے اور انتظامیہ میں ایٹھوز پیدا ہو جائیں تو حل کرنے کا نظم بنانا

جائیں۔ اور یہ سب عوام کی رسائی میں ہو، تاکہ انہیں اعتماد آئے۔ نیز سالانہ آڈٹ کا بھی اہتمام کیا جائے۔

دوسری اہم بات ادارے کی تعلیمی افادیت اور مالیات میں شفافیت کی تشہیر کریں۔ اس تشہیر کو سوشل میڈیا اور دیگر کم خرچ ذرائع سے بہت سہولت سے لاکھوں لوگوں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

اگر یہ دو کام ہو جائیں تو ادارے کو مالیاتی تنگی نہ ہوگی اور وہ روایتی چندہ کرنے میں وقت صرف کرنے کے بجائے تعلیمی شعبوں پر توجہ دے سکیں گے۔ مارکیٹنگ ایک فن بن چکا ہے، اس فن کو دینی مدارس استعمال کر کے بہترین نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ مارکیٹنگ کے مختلف طریقے رائج ہیں، ان میں سے کم خرچ مگر موثر ذرائع کو استعمال کر کے مدرسہ کی بھرپور تشہیر کی جاسکتی ہے۔

مدارس کے تعلقات عامہ

ایک اہم بات جو گزشتہ تمام نکات کے نتائج کی ضمانت ہے، وہ یہ کہ ادارہ اتنی اہم تعلیمی خدمات اور مالیاتی شفافیت کا اہتمام کرنے کے بعد تعلقات عامہ پر توجہ دے، یعنی: ہم ہر طبقے کے لوگوں کو اپنے ادارے کا وزٹ کرائیں اور ہر طبقے کے افراد تک

اپنا پیغام بروقت پمفلٹ، ڈاکیومنٹری، واٹس ایپ کلپس وغیرہ کی صورت میں پہنچاتے رہیں۔ آپ کے ادارے کو جاننے والوں میں علماء، مشائخ، علاقے کی معروف شخصیات، تاجر، وکلاء، بزنس پروفیشنلز، آئی پروفیشنلز، ججز، فوج، پولیس اور رینجرز کے عہدیداران، حکومتی واپوزیشن راہنما، حتیٰ کہ غیر مسلموں کے راہنما بھی ہوں، تاکہ آپ کا پیغام ہر سو پھیل کر وہ ماحول بنا سکے جس میں اداروں کو قبولیت عامہ حاصل ہوتی ہے۔

▶ ملحقہ مدارس میں اس شعبے کے منظم ہونے سے ادارے کو اہل افراد کی پہچان ہوگی، غیر اہل افراد بھی محنت کی طرف مائل ہوں گے، ترقی صرف کام کے لوگوں کو ملے گی اور عملے کو بھی بہت سی سہولیات اور آسانیاں حاصل ہوں گی، لہذا یہ شعبہ کسی بھی ادارے کو ترقی دلوانے کے لیے انتہائی اہم ہے۔

فنڈ ریزنگ اور مالیات کا نظام بہتر بنانا

فنڈ ریزنگ کے آج کل بہت سے جدید طریقے نکل آئے ہیں جن کی بدولت ایک مفید اور شفاف ادارے کے لیے مالی وسائل حاصل کرنا مشکل نہیں رہا۔ عام طور پر مالی تنگی کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ لوگوں پر آپ کی افادیت واضح نہیں ہے یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لوگ آپ کو شفاف نہیں سمجھتے، اس لیے اعتماد کرنے کے کو تیار نہیں ہوتے۔

لہذا ملحقہ مدارس کو دو باتوں کی تربیت دی جائے گی:

① قانونی تقاضوں کو جانیں اور ان کی پابندی کریں، نیز اپنے مالیاتی نظام کا اکاؤنٹنگ کے معروف طریقوں سے ریکارڈ رکھیں۔ آمدن و خرچ کے ضابطے طے کریں۔ خرچ کرنے والوں کے اختیارات طے کر کے تحریری دستاویزات بنائی



بابِ خِشال

4



تعلیمی مینجمنٹ میں بہتری کے اقدامات

نصابی کتب پر کام کی تفصیل

مجمع العلوم الاسلامیہ کے زیر اہتمام درس نظامی کی کتابوں پر چار قسم کا کام کیا جا رہا ہے:

① تلخیص (Summarizing)

نصاب کے اہداف و مقاصد کی حدود کو سامنے رکھتے ہوئے کتابوں اور نصاب کے ایسے حصے جو زیادہ ضروری نہیں ہیں، انہیں حذف کر کے تلخیص کی جائے گی، نیز کتب میں موجود مباحث کو بھی تلخیص کیا جائے گا، تاکہ فن کی مہارت اور استعداد کی ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔

② تسہیل (Simplification)

قریب قریب ہر زمانے کے ماہرین فن یہ کہتے چلے آئے ہیں کہ یہ کتاب طلبہ فن کی سہولت کے لیے تسہیل اور اختصار کے مقصد کے تحت لکھی جا رہی ہے۔ اس بنا پر کہ فی زمانہ طلبہ کی استعدادیں پہلے جیسی نہیں رہیں۔ درمیان کی کچھ صدیوں میں انتہائی مغلقت اور پیچیدہ کتب لکھنے کا رجحان رہا۔ ظاہر ہے وہ کتابیں اس زمانے کی استعدادوں کو سامنے رکھ کر لکھی گئیں۔ ہمارے

زمانے میں طلبہ کی ذہنی سطح اور معاصر ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے کتب اور نصاب کی تسہیل کی ضرورت ہے، چنانچہ ایسے ماہرین نصاب جو علماء بھی ہیں اور تعلیمی اداروں میں نصاب سازی کا تجربہ بھی رکھتے ہیں، حسب ضرورت تسہیل کا کام بھی کریں گے۔

③ تغیر (Alteration)

درس نظامی ایک مبارک و متبرک نصاب پر مشتمل ہے، جس کے فوائد و ثمرات صدیوں سے اٹھائے جا رہے ہیں، تاہم اس مبارک نصاب کو بہتر بنانے کے لیے کچھ ناگزیر تبدیلیاں ضروری ہیں۔ درس نظامی کی کتابوں کو برقرار رکھتے ہوئے، ہر باب کے آغاز میں پورے باب کا خلاصہ، حواشی پر ہر باب سے متعلق عصری تطبیق، کیس اسٹڈیز، زندہ مسائل اور حالات حاضرہ کو شامل کیا جائے گا۔

④ تبدیلی (Modification)

یہ بات ہم شروع میں ہی جان چکے ہیں کہ درس نظامی کی

ہیں۔ ہر باب کے آخر میں ایسی مشقیں بنا کر فوری امتحان اور بہتر یادداشت کا مقصد حاصل کیا جائے گا۔

④ عملی تحقیق کروانا

طلبہ اگر استاذ کی تقریر پر اکتفا کرتے رہیں تو ان کو اپنے آموختے پر کبھی اعتماد نہیں آسکتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کو مختلف اسائنمنٹس دے کر ذاتی تحقیق کر کے لانے کا کہا جائے۔ تخریج کے انداز کی مختلف اسائنمنٹس ان کے سلسلہ تعلیم کو گہرائی اور گیرائی عطا کریں گی۔

⑤ فیلڈوزٹس

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب البیوع کو کتاب تصوف کے قائم مقام فرمایا، نیز مارکیٹ کے خودوزٹس کر کے خود کوفتہ الواقع اور فقہ الشریع دونوں کا جامع بنایا، اسی طرح اہل زمانہ کے عرف و محاورے سے ناواقف شخص کو جاہل کا لقب دیا، اس سب سے اندازہ ہوتا ہے کہ مدرسہ کی چہار دیواری کبھی ہمارے علم میں جامعیت، بصیرت اور عین یقین کی کیفیت پیدا نہیں کر سکتی۔ اس کے لیے فیلڈوزٹس کا اہتمام کرانا ہوگا۔ جامعہ الرشید میں قبل ازیں کئی شعبوں کے طلبہ کو فیلڈوزٹس کروانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے، جس کے بے شمار فوائد و ثمرات سامنے آئے ہیں۔

⑥ گیسٹ اسپیکر سیشنز

انسان کی فطرت ہے کہ وہ مختلف خیالات کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد اپنا کوئی مخصوص نظریہ قائم کرتا ہے۔ اسی نکتہ نظر کے تحت تعلیم کی تکمیل کے لیے گیسٹ اسپیکرز کو مدعو کیا جانا ضروری ہے، تاکہ ایک ہی فن سے متعلق استاذ کے علاوہ دیگر ماہر فن شخصیات کی زندگی بھر کے مطالعے و تجربے کے نچوڑ سے استفادہ کیا جاسکے، نیز اس کی وجہ سے اپنے تعلیمی ماحول میں جمود جیسی کیفیت سے بچا جاسکے۔



روح کو برقرار رکھتے ہوئے ہر دور کی ضروریات کے حساب سے اس میں تبدیلی ہوتی رہی۔ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ تبدیلی کا یہ عمل سست روی کا شکار ہو گیا اور اب تقریباً ناہونے کے برابر ہو گیا۔ ایک بار پھر اکابر کے مبارک سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے، سیرت، تاریخ، جغرافیہ قرآنی، جدید معیشت و تجارت، حاضر العالم اسلامی وغیرہ موضوعات سے متعلق کتابیں نصاب کا حصہ بنائی جائیں گی، جبکہ وہ کتابیں نصاب کا حصہ نہیں رہیں گی جن کا کوئی خاطر خواہ فائدہ یا ضرورت باقی نہیں رہی۔

اسباق کی بہتری کے اقدامات

اسباق بہتر بنانے کے لیے درج ذیل 6 اقدامات ناگزیر ہیں:

① ہرفن کی تلخیص

عمومی روش کے مطابق اسباق میں زیادہ توجہ کتاب پر دی جاتی ہے اور شروع سال سے کتاب کو بروقت مکمل کروانے کی فکر کی جاتی ہے۔ اسی بنا پر کتاب سے مقصود اصلی یعنی فن کہیں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس لیے جدید نصاب میں ہرفن کی ایسی تلخیص پیش کرنے کا اہتمام کروایا جائے گا جس سے فن کو کتاب پر ترجیح حاصل رہے۔

② نقشے، چارٹ اور گراف

فن اور اور تلخیص کو دل و دماغ کی تہوں میں اتارنے کے لیے نقشوں، چارٹ اور گراف کی مدد لی جائے گی اور اساتذہ سے درخواست کی جائے گی کہ وہ ان تدریسی معاونات کو ترجیحی بنیادوں پر استعمال میں لائیں۔

③ باب کے اختتام پر معروضی سوالات

معروضی سوالات کی ایک پوری سائنس ہے۔ جس کے ذریعے فن کو اس طور پر ایک لڑی میں سمو دیا جاتا ہے کہ کوئی اہم چیز اس سے باہر نہیں رہ جاتی۔ پھر اس سوالنامے کے ذریعے کسی بھی قبل و قال کے بغیر حافظے کی مدد سے جوابات حاصل کیے جاتے

فقہی احکام و مسائل میں تبدیلی کا سبب بننے والے عوامل اور ان کا نصاب پراثر

مجبور ہو، اور وہ کام نہ کرنے کی صورت میں ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنا پڑے۔ ضرورت سے متعلق متعدد نصوص اور قواعد فقہیہ کا حاصل یہ ہے کہ ضرورت کے احکام عام حالات سے مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً حالتِ اضطرار میں بقدرِ رسدِ رزق شراب اور خنزیر کے گوشت کا جواز، اگر اہلِ ملجی میں مکڑہ کے لیے کسی دوسرے انسان کا مال تلف کرنے کا جواز، تعلیمِ قرآن اور امامت پر اجرت کا جواز۔

② حاجت

حاجت سے مراد وہ حالت ہے جس میں انسان کسی چیز یا کام کا ضرورت کے درجے میں تو محتاج نہ ہو، لیکن اس کے بغیر حرج، مشقت اور تنگی لازم آ رہی ہو۔ حاجت کی دو قسمیں ہیں، حاجتِ عامہ اور حاجتِ خاصہ۔ ان دونوں قسموں کی وجہ سے بھی متعدد احکام شرعیہ پر فرق پڑتا ہے۔ چنانچہ بیچِ مسلم کا جواز حاجت ہی پر مبنی ہے۔ (فقہ البیوع: 1/560)

ضرورت اور حاجت کی وجہ سے احکام تبدیل ہونے کی ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ ضرورت اور حاجت واقعی ہو، صرف مستقبل کے خیالات اور توہمات نہ ہوں، نہ ہی سہل پسندی اور تن آسانی مقصود ہو۔ ضرورت اور حاجت کی وجہ سے کئی دفعہ ضعیف قول اور بعض دفعہ مذہبِ غیر پر بھی فتویٰ دے دیا جاتا ہے۔ البتہ اس کی کڑی شرائط ہیں جن کی رعایت بہر حال لازم ہے۔

③ علت کی تبدیلی

علت وہ امر ہے جس پر کسی حکم شرعی کا دار و مدار ہو۔ بعض دفعہ زمانہ گزرنے یا کسی اور وجہ سے کسی حکم کی علت تبدیل ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں وہ حکم بھی بدل جاتا ہے۔ مثلاً روزہ ٹوٹنے کی

فقہی تراش، اصولِ اجتہاد اور اصولِ افتاء میں غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کچھ اسباب ایسے ہیں جن کے ہونے اور نہ ہونے سے احکام شرعیہ پر فرق پڑتا ہے، بالفاظِ دیگر ان اسباب کی وجہ سے فتویٰ یعنی حکم شرعی مختلف ہو سکتا ہے۔ ان اسباب کا جس طرح دارالافتاء کے ماحول میں خیال رکھنا ضروری ہے، اسی طرح فقہ اور اصولِ فقہ کی تدریس میں بھی ان کا خیال رکھنا ضروری ہے؛ تاکہ احکام شرعیہ کی تطبیق اور فقہی تراش کی عصری معنویت استاذ اور طالبِ علم دونوں کے سامنے واضح ہو۔ مجمع العلوم الاسلامیہ کی نصابِ کمیٹی کے اہداف میں سے ایک ہدف یہ بھی ہے کہ نصاب میں شامل کتابوں میں ان مقامات کی نشان دہی کی جائے، جن میں مندرجہ ذیل اسباب کی وجہ سے حکم شرعی بدل گیا ہے۔

البتہ اس سلسلے میں دو وضاحتیں ضروری ہیں :-

ایک یہ کہ ان اسباب میں سے ہر سبب کے کچھ اصول، شرائط اور قیود و حدود ہیں جنہیں مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

دوسری وضاحت یہ ہے کہ ان اسباب کی وجہ سے نہ تو تمام احکام شرعیہ تبدیل ہو سکتے ہیں، اور نہ ہر جگہ اور ہر وقت تبدیل ہو سکتے ہیں۔ کون سا حکم کس وقت اور کس مقام پر کس حد تک تبدیل ہو گا، یہ فیصلہ کرنا ماہر اور متدین علماء اور مفتیانِ کرام کا منصب ہے۔ ہر شخص خود اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اس لیے اس سلسلے میں ایسے ہی حضرات کی تحقیقات اور آراء پر اعتماد کیا جائے گا۔

ذیل میں ان اسباب کو مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

① ضرورت اور عمومِ بلوئی

ضرورت سے مراد وہ حالت ہے جس میں انسان کسی کام پر

ہے، جس کی مثالیں کتبِ فقہ میں بکثرت آتی ہیں، مثلاً طلاق کے کئی الفاظ ایسے ہیں جنہیں فقہائے کرام رحمہم اللہ نے کنایات میں شمار کیا ہے، لیکن زمانہ بدلنے کی وجہ سے بعض علاقوں میں وہ الفاظ صریح طلاق کے لیے استعمال ہونے لگے، اس لیے اب ان کا حکم کنایات کا نہیں، بلکہ ان پر صریح طلاق کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اسی طرح خرید و فروخت کے کئی احکام عرف کی وجہ سے تبدیل ہوئے ہیں، بیع استصناع کا جواز تعامل کی بنیاد پر ہے، خرید و فروخت میں لگائی جانے والی کئی شرائط ایسی ہیں جو اصلاً بیع کو فاسد کرتی ہیں، لیکن جب ان کا عرف اور تعامل ہو جائے تو پھر ان کی وجہ سے بیع فاسد نہیں ہوتی۔

⑤ سد ذرائع

سد ذرائع کا مطلب یہ ہے کہ ایک کام اصلاً مباح ہو، لیکن کسی دوسرے ناجائز کام کا سبب بننے کی وجہ سے اسے ممنوع قرار دیا جائے۔ پھر ممکن ہے کہ کسی زمانے میں ایک فی نفسہ مباح کام دیگر خرابیوں اور ناجائز امور کا سبب نہ ہو، لیکن دوسرے زمانے میں سبب بن جائے، یا اس کے الٹ صورت ہو۔ اسی طرح کسی زمانے میں وہ خرابیوں کا سبب قوی ہو اور دوسرے زمانے میں سبب ضعیف۔ اس لیے زمانہ بدلنے سے سد ذرائع پر مبنی احکام بھی تبدیل ہوتے ہیں۔ مثلاً حنفیہ کا اصل مسلک یہ ہے کہ بالغہ لڑکی اگر ولی کی اجازت کے بغیر غیر کفو میں شادی کر لے تو نکاح منعقد ہو جائیگا، البتہ ولی کو اعتراض کر کے قاضی کے ذریعے اسے فسخ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ لیکن متاخرین نے فسادِ زمانہ کی وجہ سے ابتداء ہی سے اس نکاح کے عدم انعقاد کا فتویٰ دیا ہے۔

(اصول الافتاء وآدابہ، ص: 274 تا 283)

⑥ مجتہد فیہ مسائل میں حکمِ حاکم

فقہائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ مجتہد

علت مفطر چیز کا منفذ معتاد کے راستے سے جو مفطر تک پہنچنا ہے۔ چنانچہ اس علت کی بنیاد پر فقہائے کرام رحمہم اللہ نے مختلف انسانی اعضاء میں مفطر چیز داخل ہونے پر روزہ ٹوٹنے کا حکم لگایا ہے۔ لیکن جدید طبی تحقیق کے مطابق ان میں سے بعض اعضاء سے جو مفطر تک کوئی منفذ نہیں؛ اس لیے علت معدوم ہونے کی وجہ سے ان میں مفطر چیز ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

علت کے ساتھ ایک اور لفظ 'حکمت' بھی استعمال ہوتا ہے۔ کسی حکم پر مرتب ہونے والا فائدہ حکمت کہلاتا ہے۔ احکام کا دار و مدار علت پر ہوتا ہے، حکمت پر نہیں، اس لیے حکمت تبدیل ہونے سے احکام شرعیہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(اصول الافتاء وآدابہ، ص: 240 تا 245)

④ عرف اور تعامل

”عرف“ کسی لفظ اور کلام کا لوگوں کے درمیان مخصوص مفہوم میں رائج ہونے کو کہتے ہیں۔ ”تعامل“ کا مطلب یہ ہے کہ لوگ کسی کام کو معمول اور عادت بنا لیں۔ ”تعامل عرف ہی کی ایک قسم ہے، البتہ عرف کا اطلاق زیادہ تر ”قولی عرف“ پر ہوتا ہے، جبکہ تعامل ”عملی عرف“ کو کہا جاتا ہے۔ عرف اور تعامل دونوں عام بھی ہو سکتے ہیں اور خاص بھی۔

عرف اور تعامل کی وجہ سے بھی بعض احکام شرعیہ پر اثر پڑتا



ہوئے ہیں۔ ایسی متعدد صورتیں سامنے آئی ہیں جو خود اگرچہ ناجائز نہیں، لیکن ناجائز کاموں کے لیے سبب اور پیش خیمہ بنتی ہیں۔ نئے نئے قوانین وجود میں آئے ہیں۔ اس لیے فقہ اور اصول فقہ کی تدریس میں اس بات پر خصوصی توجہ دینی چاہیے کہ زمانہ بدلنے سے فقہی تراث اور شرعی احکام پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟ کون سی نئی صورتیں وجود میں آئی ہیں اور ان کے کیا احکام ہیں؟



تدریس میں جدید مسائل پر خصوصی توجہ

عصر حاضر کے بدلتے حالات اور گلوبلائزیشن کے دور میں اہل علم پر جہاں احکام شرعیہ کے نفاذ اور تطبیق کے لیے عملی جدوجہد لازم ہے، وہیں مندرجہ بالا اصولوں سمیت فقہ و افتاء کے دیگر اصولوں کی روشنی میں نئی پیش آمدہ صورتوں اور مسائل کی تخریج و استنباط بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ اور ان ابواب فقہ کی تدریس پر خصوصی توجہ اور محنت کی ضرورت ہے جن میں عصر حاضر کی وجہ سے غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، یا نئے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔

فیہ مسائل میں حکم حاکم رافع خلاف ہے، یعنی اگر کسی مسئلے میں فقہائے کرام کا اختلاف ہو اور حاکم وقت کسی ایک قول کے مطابق حکم جاری کرے تو پھر اسی قول پر عمل کرنا لازم ہوگا، اگرچہ اس علاقے کا عام فقہی مسلک یا مفتی بہ قول اس سے مختلف ہو۔ مثلاً اگر کسی علاقے میں حضرات حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی شرائط موجود نہ ہوں، لیکن ائمہ اربعہ میں سے کسی دوسرے امام کے نزدیک وہاں جمعہ کی شرائط پوری ہوں، اور اس علاقے کی مجاز حکومتی اتھارٹی وہاں جمعہ کے قیام کا حکم نامہ جاری کرے تو ایسی صورت میں حضرات حنفیہ کے نزدیک بھی وہاں جمعہ پڑھنا درست ہوگا۔

اس لیے اگر مجتہد فیہ مسائل میں ملکی قانون کسی خاص مسلک یا کسی خاص قول کے مطابق بن جائے تو پھر فتویٰ بھی اس کے مطابق ہوگا۔ (اصول الافتاء و آدابہ، ص: 238)

حاصل کلام

خلاصہ یہ ہے کہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ضرورت و حاجت کی نئی نئی شکلیں وجود میں آئی ہیں۔ کئی علتیں، عرف، اور تعامل تبدیل

مثلاً:

تجارت اور معاملات مالیہ کی کئی منظم لیکن پیچیدہ شکلیں اور مارکیٹیں: اسٹاک ایکسچینج، کمپیوٹر مارکیٹ، صرافہ مارکیٹ، کرنسی کی مختلف اقسام اور ان کی تجارت، آن لائن تجارت، بینکاری کا نظام، پکافل اور انشورنس کا نظام۔

جدید میڈیکل سائنس، کہ اس کی وجہ سے علم طب کے بعض ایسے قدیم تصورات تبدیل ہوئے ہیں جن کی بنیاد پر فقہی مسائل کی تخریج کی گئی تھی۔

ٹیکنالوجی کی نئی ایجادات اور تصورات، جنہوں نے کئی ایسی تبدیلیوں کو جنم دیا ہے جو فقہی مسائل پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، اور ان کی وجہ سے بعض نئے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔

ملکی اور بین الاقوامی قوانین کی وجہ سے مسلمانوں کے عائلی نظام کو درپیش چیلنجز۔

حدود و قصاص سے متعلق نئے پیش آمدہ مسائل۔

جدید قومی ریاستوں کے تناظر میں کتاب السیر اور فقہ الاقلیات کی عصری تطبیق اور قدیم و جدید معاہدات، تصورات اور مفاہیم کی فقہی تفسیر۔

اللہ تعالیٰ تمام اہل علم کو اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گلوبلائزیشن اور فقہ المعاملات

③ ٹرانزیکشنز

اپورٹ، ایکسپورٹ ٹرانزیکشن کے بغیر ممکن نہیں، سو اس شعبے میں مجتہدانہ بصیرت سے کام کرنا ناگزیر ہے۔



”عالمگیریت“ کے وجود میں آنے کے بعد دنیا مکمل بدل کر رہ گئی ہے۔ ایسی صورت حال میں نئے نئے مسائل کو اجتہادی بصیرت کے ذریعے حل نہ کرنا ایک بہت بڑی کوتاہی اور غفلت ہو

سکتی ہے۔ اگر دینی نصاب ان سب تبدیلیوں سے بے پروا ہو کر چلتا رہے گا تو بہت جلد وہ بندگی میں جا کھڑا ہوگا۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ گلوبلائزیشن کی وجہ سے اہم ترین شعبے جو سب سے زیادہ اس سے متاثر ہوئے ہیں، ان کو تفصیلاً پڑھایا جائے، تاکہ اسلامائزیشن کی نئی نئی راہیں کھلیں۔ ہماری نظر میں یہ اہم شعبے درج ذیل ہیں:

④ صرافہ مارکیٹ

سونے چاندی کی لین دین میں ایسی گڑبڑ جاری ہے کہ خدا کی پناہ۔ سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے بہت سے تاجر سود اور حرام تک پہنچ جاتے ہیں۔

⑤ Forex (کرنسی کا تبادلہ)

کرنسی کا لین دین کب جائز ہے، کب ناجائز؟ اس کے متعلق رہنمائی کا ایک وسیع باب کھلا ہوا ہے۔

⑥ کمپنی کا نظام اور ملٹی نیشنل کمپنیز

ملٹی نیشنل کمپنیوں نے کیسی اندھیرنگری چا رکھی ہے۔ حلال و حرام کے کتنے مسائل ان کی مینوفیکچرنگ کی وجہ سے پیدا ہو چکے ہیں، نیز ان کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلمان اپنی کمپنیاں کیسے قائم کریں؟ یہ علم و مہارت کا ایسا شعبہ ہے، جس کے لیے افراد کا رتیار کرنا زمانے کی اہم ضرورت ہے۔

① اسٹاک ایکسچینج

جہاں دنیا میں کھربوں کی سرمایہ کاری ہو رہی ہے۔ دل کی دھڑکنوں کی سی تیزی اور تسلسل کے ساتھ اس میں تبدیلی آرہی ہے۔

② بینکاری نظام

پوری دنیا کی تجارت بینک کے بغیر ممکن نہیں۔ اسلامی نظام بینکاری کو مزید بہتری کی طرف گامزن رکھنا ضروری ہے۔



حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا تبدیلی نصاب کے متعلق اصول

① تخفیف

پہلے سے موجود نصاب میں تخفیف کی جائے، یعنی نصاب مختصر ہو، جسے پڑھنے کے لیے بہت زیادہ عرصہ کی ضرورت نہ ہو۔

② تیسیر

نصاب کو آسان بنایا جائے، مباحث کو اس طور پر نکھارا جائے کہ کتاب سے زیادہ فن پر توجہ رہے۔ نصاب میں شامل کتابیں سہل و سلیس زبان میں ہوں، پیچیدہ اور دقیق نہ ہوں۔

③ ترمیم و اصلاح

وہ ناگزیر تبدیلی عمل میں لائی جائے، جس کا وقت تقاضا کرے۔ غیر اہم فنون ساقط کر کے جدید مفید علوم کا اضافہ کر دیا جائے۔ (میری علمی و مطالعاتی زندگی، مولانا عبدالقیوم حقانی، صفحہ: 99)

حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ پاک و ہند کے علماء کے سرخیل اور امام وقت تھے۔ موجودہ زمانے کی دینی قیادت کے استادا اور ان کے لیے قابل احترام ہیں۔ آپ کی علمیت و فقاہت کا ڈنکا آج بھی عرب و عجم میں برابر بج رہا ہے۔ آپ کی قائم کردہ عظیم جامعہ (جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن) آپ کے تعلیمی، تدریسی و انتظامی تجربات کی جولان گاہ رہی۔ آپ جیسی جہاں دیدہ شخصیت کا نصاب تعلیم کے متعلق بیان فرمودہ اصول یقیناً ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: درس نظامی کے نصاب میں تین قسم کی تبدیلیاں ناگزیر ہیں (مجمع العلوم الاسلامیہ دراصل حضرت والا بنوری رحمہ اللہ کی اسی دیرینہ آرزو کی تکمیل کر رہا ہے)



مجمع العلوم الاسلامیہ کے فضلاء کی معاشرے کی کھپٹ کی صورتیں اور شعبہ جات

ہمارے فضلاء درج ذیل شعبوں میں خدمات سرانجام دے سکتے ہیں:

تعلیمی ادارے

- ▶ ایم فل رپی ایچ ڈی کی تعلیم: ہمارے فضلاء اپنی ڈگری کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں، یعنی وہ کسی بھی یونیورسٹی میں ایم فل رپی ایچ ڈی میں داخلہ لے کر اعلیٰ ڈگری کا حصول کر سکتے ہیں۔
- ▶ تعلیمی اداروں میں استاذ: سرکاری وغیر سرکاری دونوں قسم کے اداروں میں استاذ کی پوسٹ پر جاب حاصل کر سکتے ہیں۔ جہاں اسلامیات، علوم اسلامیہ یا اصول الدین کے موضوعات پڑھائے جاتے ہیں۔
- ▶ استاذ یا محقق سیرت: جن یونیورسٹیوں میں سیرت چیئر بنائی جا رہی ہے یا اسلامیات کو اہمیت دی جا رہی ہے، جیسے القادر یونیورسٹی، سرگودھا یونیورسٹی وغیرہ، وہاں بھی ہمارا فاضل اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔
- ▶ نصاب سازی کی کمیٹیاں: نصاب سازی کی کمیٹیوں میں ماہرین مضامین کی ضرورت ہوتی ہے، جو دی گئی رہنما ہدایات کی روشنی میں نصاب سازی کا کام کرتے ہیں۔ فضلاء درس نظامی و تخصصات سبجیکٹ اسپیشلسٹ ہونے کی وجہ سے نصاب سازی کی کمیٹیوں میں باسانی شامل ہو سکیں گے۔

فورسز

افواج پاکستان کے تینوں شعبوں میں ترجیحی بنیادوں پر فضلاء مدارس کو ان کے لائق مناصب پر تعینات کیا جا رہا ہے، یعنی:

- ▶ پاک بحریہ: نیوی میں RMO، خطیب اور نائب خطیب کی آسامیاں
- ▶ پاک فضائیہ: ایئر فورس میں RMO، خطیب اور نائب خطیب کی آسامیاں
- ▶ پاک آرمی: آرمی میں RMO، خطیب اور نائب خطیب کی آسامیاں

عدلیہ

- ▶ خصوصی: عدلیہ کے معزز اور اہم ترین شعبے میں بھی صرف درس نظامی کی بنیاد پر اہم آسامیاں موجود ہیں۔ خاص طور پر بلوچستان میں سول جج کے دیوانی کیسز میں ایک عالم دین کی بھی پوزیشن ہوتی ہے۔ دونوں کے اختیارات، گریڈ اور اسٹیٹس مساوی ہوتا ہے۔ آزاد کشمیر میں فوجداری کیسز میں بھی عالم دین کا کردار ہے۔

عمومی: یہ پورے پاکستان میں ممکن ہے۔

وفاقی شرعی عدالت کالج ○ شریعت ایپلیٹ بیج

سیاسی ادارے

درج ذیل سیاسی اداروں میں بھی آسامیاں موجود ہیں:

اسلامی نظریاتی کونسل

سینیٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کی قائمہ کمیٹیاں

معاشی ادارے

اسلامی بینکس، بک نفاذ اور مضار کمپنیز میں بطور شریعہ ایڈوائزر، شریعہ کمپلائنس آفیسر، شریعہ آڈیٹر وغیرہ

اسٹیٹ بینک کے شریعہ بورڈ

چیمبر آف کامرسز: SECP سے رجسٹرڈ کمپنیوں میں بطور شریعہ ایڈوائزر، کمپلائنس آفیسر، وغیرہ

شعبہ حلال

حلال کے حوالے سے بل پاس ہو چکا ہے اور وہ بہت بڑی فیئلڈ ہے۔ اسی طرح حلال سے متعلق آگے جتنے شعبے ہیں، خواہ آگہی کے حوالے سے سرٹیفیکیشن کے حوالے سے یا ریسرچ کے حوالے سے، ہر جگہ شریعہ ماہرین کی ضرورت ہے جن کے لیے درس نظامی، ایم اے عربی یا ایم اے اسلامیات شرط ہے۔

اس سرکاری جاب کے علاوہ پرائیویٹ طور پر حلال سرٹیفیکیشن اداروں میں شریعہ ایکسپٹ، حلال آڈیٹر اور حلال لیڈ آڈیٹر کی پوسٹیں بڑی مقدار میں موجود ہیں۔

مجمع العلوم الاسلامیہ پاکستان ایک نظر میں

دینی و عصری تعلیم کے تلازم و امتزاج پر یقین رکھنے والا ایک تعلیمی بورڈ ہے، جو کہ کوئی نئی روش نہیں، بلکہ اکابر علمائے کرام کے خوابوں کی تعبیر ہے۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

کا مقصد ایسے رجال کا تیار کرنا ہے جو زندگی کے مختلف شعبوں میں دین کا پیغام لے کر جائیں اور نظام کی اصلاح کریں۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

نصاب سازی، نظام سازی، نظم امتحانات، اجرائے سرٹیفکیٹ اور نظم و نسق مدارس کی اصلاح و ترقی کے ششگانہ عناصر کا مجموعہ ہے۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

کی بنیاد جامعۃ الرشید کراچی کے 20 سالہ کامیاب تعلیمی، تدریسی، انتظامی اور پیشہ ورانہ تجربات پر رکھی گئی ہے۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

درس نظامی کے مروجہ نصاب کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے نصابی، تدریسی اور ہم نصابی تین قسم کے اضافات کرے گا۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

کے نصاب تعلیم کے اہم عناصر میں روایتی نصاب کے ساتھ ساتھ سیرت طیبہ، تاریخ اسلام، حاضر العالم الاسلامی، الغزوالفکری، چار عالمی زبانیں، فلکیات، تصوف، تقابل ادیان، جغرافیہ، کمپیوٹر اور درجن بھر تخصصات شامل ہیں۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

اپنے ملحقہ مدارس کو صرف نصاب، نظم امتحان اور اسناد ہی نہیں دے گا، بلکہ وہ ان مدارس کو نظم و نسق کا ایک پورا لائحہ اور اس کی تربیت بھی دے گا۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

اپنے ملحقہ مدارس کو ان کے قانونی مسائل، ادارتی مسائل، نظام مالیات و حسابات، شعبہ افرادی وسائل، فنڈ ریزنگ اور تعلقات عامہ کے حوالے سے مکمل تربیت فراہم کرے گا۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

ایسے رجال کا معاشرے کو سپرد کرے گا جنہیں ان کی زمانہ شناسی، رائج علوم و محاورے سے واقفیت، وسعت نظری، تربیت یافتہ شخصیت اور انقلابی سوچ کے حامل ہونے کی وجہ سے بجا طور پر ”رجال العصر“ کہا جاسکے۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

اپنے طرز عمل میں اپنے اسلاف و اکابر کی مکمل پیروی، اطاعت اور ورع و تقویٰ کے اصولوں پر گامزن ہوگا اور اسی کی ترویج کا ضامن ہوگا۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

کے ڈگری یافتہ ملک و قوم کے ہر اس شعبے تک رسائی حاصل کر سکیں گے، جہاں ملک کا قانون اور آسامیاں ایک عالم و فاضل کا تقاضا کرتی ہیں۔

مجمع العلوم الاسلامیہ

کے فضلاء محکمہ تعلیم، بیورو کرسی، فوج، عدلیہ، سیاست، کارپوریٹ سیکٹر، مالیاتی اداروں، میڈیا، رفاہ عامہ، نیز امامت، خطابت، دعوت، تدریس، افتاء اور قضاء کے شعبوں میں جانے کے اہل ہوں گے۔

مجمع العلوم الاسلامیہ